Shrimad Bhagvat Darpan 1905 G.K.V.

اوم

مصنّفہ

مہاشہ رام کشن متوطن قصبہ مصطفیٰ آباد
حال مقیم راجپورہ ضلع حصار

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۳۰۰۶ مطابق

باہتمام مہاشہ وزیر چند جی مینیجر

مطبع سنت دھرم پرچارک جالندھر

قیمت فی جلد ۲ر

بار اول ۵۰۰

ادم

شریمد بھاگوت درپن

اوّل اُس پرم پتا نرنکار کا بارمبار شکریہ ادا کرتا ہون - کہ جس نے اس انسان ضعیف البنیان کو اپنی دیالتا سے گیان شکتی عطا فرمائی - کہ جس سے انسان سچ و جھوٹ مین تمیز کرسکتا ہے - اور اپنے موجودہ و آئندہ جنم کے لئے سرمایہ جمع کر سکتا ہے - اور دُکھ سے نجات پاسکتا ہے - مگر آج کل ایسا اندھیر بوجہ نہ ہونے ودیا کے مچا ہوا ہے - کہ جس سے طوفان نوح برپا ہے - چنانچہ زیادہ تعداد اہل ہند کے باشندون کی مذہبی کاموں میں علم و عقل سے کام نہیں لیتی - جو جس نے ڈھنگ ہانک مارا وہی سچ مان لیا - چنانچہ شریمد بھاگوت کو اہل ہنود پورانک سماجان بڑی معتبر اور مکت دہندہ کتھا کی پستک مان رہے ہیں - کوئی اوسکی تعلیم و اوصاف پر دھیان نہیں دیتا کہ آیا یہ سچ ہے یا جھوٹ جو پورانک پنڈت سے تبلادیا - سوہی پرمان اور اوس پستک میں ایسی ایسی گپ کہ جنکو گپوں کا مہا گپوڑہ کہنا چاہیئے خلاف قانون قدرت و خلاف از عقل لکھ رکھے ہیں - کہ جنکو تھوڑی سی تعلیم و عقل والا بھی پڑھ کر حیرانی میں پڑجاتا ہے - اگر پڑھنے اور سننے والے صاحبان ذرا بھی عقل سے سوچین اور دھیان دین - تو سچ جھوٹ بہت جلد معلوم ہوجائے - مگر کوئی نہیں سوچتا - اور اکثر پورانک برہمن لایعنی مضامین کو کتھا سناتے ہوئے ہضم بھی کرجایا کرتے ہیں - کیونکہ اگر سنادیوین - تو پول کھلجائے - اسیواسطے

خاکسار کو لکھنے کے لئے مجبور ہونا پڑا اور بڑا اندھیر تو یہ ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے
صاحب علم انگریزی فارسی اُردو سنسکرت ناگری دان صاحبان بھی تو اس شریمد
بھاگوت کے لایعنی گپوڑوں کو سچ مانے ہوئے ہیں۔ دیگر کاموں میں ہزارہا
دلائل پیش کرتے ہیں۔ اور لاتعداد دلائل سے چھان بین کر کے ہر کسی کام کو انجام
دیتے ہیں مگر مذہبی معاملات میں جو تمام دنیا کے کاروبار کا مرکز ہے۔ بالکل دلیل
سے کام نہیں لیتے۔ اور دنیا کے تمام کاروبار کی بنیاد دھرم پر مبنی ہے۔ ست
دھرم سے ہی تمام کاروبار عمدگی سے چلسکتے ہیں۔ اور ہونے ضروری ہیں
ایک سچ ہی عمدہ جواہر ہے۔ اور سچ بغیر دھرم قایم ہونا ناممکن ہے۔ تمام
علوم میں سچائی مقدم ہے۔ اور جس انسان میں سچائی نہیں وہ انسان حیوان
مطلق سے بدتر ہے۔ اور جس کتاب میں اور خاصکر مذہبی کتاب میں سچ نہ ہو۔
نہ اُس کتاب کی بنیاد ہی سچائی پر ہو۔ وہ کیا خاک فائدہ بخش سکتی ہے چنانچہ
اس وقت۔ قرآن۔ پوران۔ توریت۔ انجیل۔ زبور۔ احادیث کے مصنفان نے
جو کچھ تحریر کیا ہے۔ وہ سارا سچ نہیں بلکہ زیادہ حصہ لایعنی قصہ جات سے
پُر ہے۔ اگرچہ دنیا کا بہت بڑا حصہ اس کو سچ سمجھ رہا ہے۔ مگر وہ سچ نہیں
ہوسکتا۔ کیونکہ اُن کے تمام احکام و مسائل علم فلسفہ و قانون قدرت کے برعکس ہیں۔
مگر اُن میں پوران سب سے بڑھ چڑھ چھلانگ مارتا ہے۔ جہاں عیسائی
صاحبان حضرت مسیح صاحب کو بغیر باپ کے کنواری مریم صاحبہ کے پیٹ سے
پیدا ہونا اور خدا کا اکلوتا بیٹا انجیل شریف میں تحریر کرتے ہیں۔ جس پر تو لوگ یہ
اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہونا محال ہے۔ بلکہ ناممکن امر
ہے۔ حضرت عیسیٰ صاحب کو خدا کا بیٹا کہنا خدا کی خدائی کو سخت معیوب و بٹہ

لگتا ہے۔ جبکہ عیسائی صاحبان معقول جواب نہیں دیا کرتے شرمندگی سے دوسرا
چھیڑ دیا کرتے ہیں۔ وہاں پورانک پنڈت شریمد بھاگوت کے بنانیوالا تحریر کرتا ہے
کہ مرد کو گربھ ٹھہر گیا اور دسویں مہینے دُھنی چیر کر لڑکا نکال لیا۔ افسوس صد افسوس
جہان قرآن کے پیروکار محمدی صاحبان (گیہوں کے دانہ کا وزن تین سیر تین۔
چھٹانک چار تولہ بتلاتے ہیں مفصل دیکھو دیدہ سرمایہ آخرت معروف بہ چراغ رسالت
مصنفہ منشی مولوی عبد الصمد خانصاحب جو محمدی پریس میرٹھ میں شایع ہوئی ہے)
اور ایک اور اسلامی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک بوند کا وزن نہ معلوم کتنا ہے
کہ اگر وہ بارش برستے ہوئے اکیلی ہی بوند زمین پر ثابت گر پڑے تو زمین کے
ساتوں طبق توڑتی پھوڑتی تحت الثریٰ کو چلی جائے بوند کو فرشتے گرز سے
پھوڑ دیتے ہیں۔ (نہ معلوم تحت الثریٰ کونسا ملک ہے۔ آج تک جغرافیہ
دانوں نے بھی معلوم نہیں کیا۔ اور بھلا تحت الثریٰ سے آگے ہشتم
طبقہ کیا لوہے کی زمین کا ہے۔ جو وہاں خدا کی بوند اٹک جاتی ہے) وہاں
شریمد بھاگوت کے مصنف کو بھی اس ہی کے قدم بقدم گھوڑا ہانکنے
کی سوجھی۔ تو کہا کہ برج میں گھڑے گھڑے یعنے (مٹکے) کے برابر برابر
بوندیں برسیں۔ چنانچہ ایسی ہی خلاف از عقل کتھاؤں کو معہ حوالجات خاکسار
بنابر آگاہی ہر خاص و عام و برائے سوچ وچار از اردو ترجمہ شریمد بھاگوت
مترجمہ منشی رگھبر دیال صاحب جو چھاپہ خانہ منشی نولکشور صاحب مقام لکھنؤ
میں شائع ہوئی جس کا حق تالیف بموجب منشا ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۷ عیسوی مطبع
اودھ اخبار لکھنؤ محفوظ ہے۔ اخذ کر کے پیش کرتا ہے۔ اور دست بستہ
ملتمس ہے۔ کہ اگر کوئی سہو یا بیجا لفظ ملاحظہ فرماویں۔ تو معاف فرماویں

اگر ہندو بھائی ذرا بھی ان گپوں کو میزان عقل پر منصفی سے جانچیں گے۔
تو فوراً اس پورانک کتھا و تعلیم سے کانوں پر ہاتھ رکھکر بھاگیں گے۔ اور
ویدوکت تعلیم کی شرن آکر آراج سماج سے سنشے مٹائیں گے۔
ورنہ مختار ہیں۔ مگر اتنا گوش گزار کئے دیتا ہوں۔ کہ شریمد بھاگوت کی تعلیم
اندھیرے عمیق گڑھے میں گرانے والی ہے۔ اور اے میرے محبان
بھارت باسیو تم نے سب کچھ کھو دیا۔ علم کھوکر بیوقوف کالے لوگ کہلائے
دھن کو گنوا کر کنگال ہو گئے۔ عزت خاک میں ملادی۔ آیو (عمر) کو غرق سمندر
کر بیٹھے۔ بل (طاقت) کو غارت کر دیا۔ ملک کو برباد کر غلام بن گئے۔ ہنر کو
معیوب سمجھکر محتاج بن گئے۔ برہمچریہ کھوکر دائم المریضی و طوق غلامی کو
صدق دل سے منظور کر لیا جس کے سبب سے یہ گت ہم لوگوں
کی ہو رہی ہے۔ کتے کی تو قدر ہے مگر ہمارے دیسی انسان کی قدر ندارد
افسوس صد افسوس! پھر اب آپ صاحبان کے پاس باقی کیا رہ گیا ہے۔
جو جانا باقی ہے۔ پرمیشور کے واسطے اب تو خواب مرگ سے کروٹ لو۔
جاگو اب راج کی طرف سے بھی ایسا کوئی دبدبہ اور جبر نہیں۔ بہت کچھ
آزادی ہے اب اسلامی سلطنت نہیں۔ کہ جو تم خائف پڑے خراٹے
مارتے ہو۔ اٹھو وقت جاتا ہے۔ اپنے اور دیگر مذاہب کی کتب کو غور
سے پڑھو سنو نیائے تلا پر رکھکر جانچو۔ کہ کیا سچ ہے۔ کیا جھوٹ ہے
جھوٹ کو فوراً سے پہلے تیاگ دو۔ اور سچ کو فی الفور گرہن کر لو۔ تو تمہاری
گئی گذری سب بے بہا طاقتیں واپس آکر خدمت کرنے کی منتظر ہیں۔ تمہارے
طلب کرنے کی دیر ہے۔ جلد طلب کرو۔ یہ سونے کا وقت نہیں ہے۔

اوٹھو اور اودیا کے تاریک غار سے نکلکر ویدوکت روشنی میں آؤ۔ اب تو اودیا کا
آفتاب شِکھر پر چڑھ کر ڈھلنے کو ہو گیا۔ ذرا شرم کرو۔ کُنبھ کرن کو بھی چھ ماہ بعد
شرم آجاتی بیدار ہو جاتا۔ مگر اے میرے بزرگان بھارت بھائیو! آپ تو کُنبھ
کرن کو بھی مات کر گئے جسنے ہزارہا برس سے آنکھ کھولنے کی قسم کھالی۔ کہیں
بے شرمی کی حد بھی ہے۔ تمام غیر ممالک والے ہم کو مُردہ بتلاتے ہین۔ اور واقعی
ہم مردہ سے بھی بدتر ہین۔ مُردہ سے تو تندرست آدمی کو ڈر لگتا ہے۔ اور اتنے تندرست
اشخاص ہم تم کو ہضم کرتے لگ رہے ہیں۔ اب بھی نہ اُٹھو گے۔ تو سب کچھ کھو کر
اور سب کچھ تو کھو ہی گیا۔ صرف جان باقی ہے۔ اس کو کھو کر حیوانون کے قالبوں
میں دکھ بھگتو گے۔ اب تم بیخبری کا عُذر بھی کرنے کے لائق نہیں۔ کیونکہ مہرشی سوامی
دیانند صاحب نے سب سوتوں کو جگا دیا۔ اور اب آریہ سماجین دیش
دیش شہر بشہر دیہ بدیہہ بلکہ گھر بگھر دھرم نقارہ بجا کر جگا رہی ہیں۔ اے
مہربانو! اب تو مُسلمانون کو بھی شرم دامنگیر ہوئی ہے جنہوں نے خلاف از عقل
مسائل کو قرآن شریف سے خارج کرنا شروع کر دیا ہے۔ مگر ایک تم ہی
پورانک مت کے بند خواب غفلت مین پڑے ہو۔ کیا تم کو شرم نہیں
آتی اب بھی اگر سوئے پڑے رہو گے۔ تو یاد رکھو کہ یہ بے بہا انمول زندگی
ان پوپ لیلاؤں میں مفت برباد کر کے خود دکھ اُٹھاؤ گے۔ اوٹھو اور پورانک
خلاف از عقل گپوڑوں کو منسوخ کر کے ویدوکت تعلیم کو قائم کرو یہ تمہاری پورانک
تعلیم ریت کے عمارتی قلعہ کی مانند ہے۔ بھائیو! ریتلی عمارت کب تک
پانی کی لہروں کو برداشت کریگی۔ اب ویدوکت علم کا اپرم پار سمندر ہم
لہرین مارنے لگ گیا ہے۔ جون جوں لہرین بڑھتی جائینگی۔ ریتلی عمارتین

دھڑم دھڑم گرتی جائینگی - اور گرنے بھی لگ رہی ہیں - باقی بہت ہی جلد منہدم ہوکر مفقود الخبر ہو جائینگی - اے فخر بھارت قوم برہمنان! کیوں طمع نفسانی کے پنجہ میں آکر دنیا کو خراب کر خود خراب ہو رہے ہو بس طمع نفسانی کو تیاگو - اور ست اُپدیش کرنا اختیار کرو - ست اُپدیش کرنا ست تعلیم دینا تو برہمنوں کا جدّی پیشہ ہے - اس سے کیوں عار کرنے لگ گئے ہو - اور اے ہر سہ ورن کھشتری ویش شودر صاحبان! ذرا آپ ہی کرپا کر کے خواب غفلت سے جاگو اور ان گپاشٹکوں کا فیصلہ کرو - کمر ہمت باندھو - کیوں مفت دھن ضائع کر رہے ہو - اگر برہمن صاحبان نہیں جاگتے - تو تم ہی اُنکو ہلا کر جگا لو - تاکہ تم اس داغ بے عقلی سے بچو - زیادہ نہیں تو خود اور اپنی برادری یا نزدیکی سمبندھی بھائیوں کو تو بچانے کی کوشش کرو یا اے پرماتما سرب شکتیمان آپ ہی کرپا کر کے اس بوڑھے سفید ریش ضعیف العمر قریب المرگ ہند کے باشندوں کی عقلوں کو روشن کرو تاکہ یہ ست - اَست میں تمیز کر کے چاہ ضلالت سے بچیں اور آپ کا بار بار دھنباد ادا کریں +

ناظرین صاحبان کی خدمت میں دست بستہ مؤدبانہ التماس کرتا ہوں - کہ جہاں کہیں کوئی لفظ بے محاورہ و بیجا ہو تو معاف فرماویں +

آپ کا خادم

کمترین رام کشن ملازم بابو شیونا تھ سب اورسیر

نہر ہانسی ڈویژن حصار

ادم

شریمد بھاگوت کی بنیاد ہی جھوٹ

شریمد بھاگوت کا ہر ادھیائے ابتدا سے انتہا تک ان الفاظ سے پُر ہے۔ کہ شکدیو جی مہاراج بیدباس جی مہاراج کے لڑکے راجہ پریچھت پسر ابھیمن ولد ارجن کو یہ کتھا سُناتے ہیں۔ اور پریچھت سُنتا ہے۔ یہ کتھا شکدیو جی نے اُسوقت سنانا لکھا ہے۔ کہ جس سمے براعث شاپ راجہ پریچھت کو سرپ نے کاٹا تھا۔ سات یوم پوران کتھا سنکر راجہ جی پریچھت فوت ہو گیا۔ اور مر کر مکت ہو گیا +

ادھیا + ۶ + گوکرن ماہاتم شریمد بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ یہ کتھا شری کرشن جی مہاراج کے بیکنٹھ پدھارے کے تیس سال بعد بھادون مہینہ نومی کے دن راجہ پریچھت کو سنائی مفصل دیکھو ادھیاء = ۷ = اسکندھ اول شریمد بھاگوت (جو اسکندھ اول آدھیاہ اشریمد بھاگوت سے ہی کھنڈن ہو جاتا ہے)

اسکندھ اول ادھیائے ۱۵ شریمد بھاگوت + ارجن سے وفات سری کرشن کا حال سُنکر جدھشٹر راجگدی پریچھت کو دے دی۔ اور راجہ جدھشٹر و ارجن و نکل وسہدیو وغیرہ پانچون بھائی اور دروپدی اُنکی استری نے اپنا اپنا کپڑا اُتار ڈالا اور ہمالئے پہاڑ میں جاکر پہلے نکل پیچھے سہدیو جدھشٹر وغیرہ چارون بھائی اور دروپدی نے اپنا تن گلا دیا۔ اور بدر جی نے اپنا شریر پربھاس چھیتر میں تیاگ کر دیا +

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شری کرشن جی مہاراج مہابھارت کے بعد پچیس ۲۵ برس ہی زندہ رہے ہے۔ کیونکہ چھبیس ۲۶ سال کئی ماہ جدھشٹر زندہ رہا ہے۔ اس حساب سے مہابھارت کے پچاون سال بعد شکدیو جی نے یہ کتھا پریکھت اور تمام عالموں اور مورخوں کی اسبھا میں ایک رائے ہے۔ اور تاریخ سے بھی بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوروں پانڈوں کے یدھ سے پیچھے مہاراجہ یدھشٹر جی صاحب تخت نشین ہوئے۔ اونہوں نے چھبیس سال آٹھ ماہ پچیس دن راج کیا یدھشٹر کے مرنے کے بعد راجہ پریکھت نے ساٹھ سال راج کیا۔ جو بہاگوت میں تحریر ہے۔ راجہ پریکھت کے انت سمے پر یعنی مہابھارت ۸۶ سال بعد شکدیو جی نے انکو کتھا سنائی۔ مگر اب اسکندھ اول ادھیاے ۷ میں پچپن ۵۵ سال بعد مہابھارت کے کتھا سنانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس سے اکتیس سال کا تفاوت پڑتا ہے۔ جو ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ کتھا ہی نہیں سنائی گئی۔ اور جھوٹی ہے

شریمد بہاگوت کے سراسر جھوٹا ہونیکا ثبوت

اعلےٰ ثبوت کے لئے دیکھو شانتی پرب ۳۳۲ و ۳۳۳ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جب لڑائی مہابھارت کی ختم ہوئی۔ اور بھیشم جی کے انت سمے پر یدھشٹر اُن سے اُپدیش سننے گئے۔ تب بھیشم جی نے ذکر کیا اور کہا کہ بہت زمانہ ہوا ہے۔ کہ شکدیو جی مر گئے۔ بحوالہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۷۔ پوران کس نے بنائے حصہ دوئم +

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ شکدیو جی مہابھارت میں مارے گئے۔ سمے کے پریکھت کو شکدیو جی نے کیسے کتھا سنائی +

مفصل مہابھارت سے سکھدیو جی کے مرنیکا ثبوت

ادھیائے ۳۳۲ شلوک ۱-۲ مہابھارت ادس پہاڑکی شکھر پر بیاس جی کے پُتر سکھدیو جی بیٹھے بھیشم پتامہ کہتے ہیں۔کہ بیاس کے پُتر سکھدیو جی نے اپنے تن کو سے پاؤن تک استھر کیا۔ جیساکہ یوگ شاستر کی ودھی ہے۔ ادھیا + ۳۳۴ +شلوک ۳۔مہابھارت بھیشم پتامہ جی فرماتے ہیں۔کہ اِسکے پرانت سمے سکھدیو جی نے پرماتما سرب شکتیمان نرا کار میں اپنی آتما کو استھت کیا (۴-۵) شلوک شکدیو جی کے شریر تیاگن سمے ستارے ٹوٹے جگہ جگہ اگنی پرچنڈ ہوگئی۔ اور زلزلہ آیا برکش کھنڈت ہو گئے۔پربت پھٹے اور بڑا شبد ہوا۔(۲۳) اس کے بعد بیاس جی (ہے شنوتک) کہکر بہت روئے تینوں لوک میں ان کا شبد بھر گیا+

کیوں صاحب اب بھی شکدیو جی کے مرنے کی تسلّی ہوئی۔پھر خیال فرماویں۔کہ مرے ہوئے شکدیو جی نے کیسے راجہ پریکھیت کو جب کہ اسکو سانپ نے کاٹا تھا۔کتھا سُنائی۔یہ تو طمع نفسانی پرشوں نے شکدیو جی کے نام سے کتھا گھڑ کر اپنا اُلو سیدھا کر رکھا ہے+

جبکہ پریکھت کے جنم سے پہلے ہی شکدیو جی مر چکے۔تو کتھا کس نے سُنائی۔انصاف پسند ناظرین آپ ہی خیال فرماویں۔کہ جب اس شریمد بھاگوت پُستک کی بنیاد ہی سراسر غلط ہے۔تو اس سے فائدہ کی کیا اُمید کوئی رکھ سکتا ہے۔یہ کتھا تو ستیاناس کرنیوالی ہے+

گنگا ندی

ادھیائے = ۳ + گوکرن مہاتم شریمد بھاگوت - گنگا آدک ندیا اور گندھرب وکنر و مچھ و ناگ آدک چودہ بھون کے لوگ کتھا روپی امرت پینے کے واسطے اس گیان جگ میں آکر اکٹھا ہوا = گنگا کنارے جگ ہوتی تھی - اور گنگا آدک ندیان بھی آئی +

واہ تیری علمیت اور جھوٹ صاف ظاہر ہو رہا ہے - گنگا کو صاف ندی لکھا ہے - اور گنگا کنارے جگ ہونا بھی لکھا ہے - جب گنگا کنارے تو جگ ہو ہی رہی تھی + تو گنگا ندی بھی آئی لکھنا صاف بتلاتا ہے - کہ یہ بالکل لغو ہے - گنگا کوئی عورت تھی - اور آئی کہاں سے - کیا مصنف شریمد بھاگوت کے گھر میں سے ؟ ناظرین ایسی باتین تنسیخ کے لائق ہیں یا نہیں مفصل دیکھو ادھیائے ۳ گوکرن ماہاتم شریمد بھاگوت +

پھل سپتاہ پارائن شریمد بھاگوت

ادھیا ۳ - گوکرن مہاتم = شریمد بھاگوت کی کتھا کا پھل پیان ہزارون اشومیدھ جگ اور پریاگ اور کرچھیتر اور پشکر اور کسی تیرتھ اشنان کا کتھا سننے کے برابر پھل نہیں ہوتا ہے کتھا کے سننے سے مکتی ملتی ہے - (تیرتھ جگ وغیرہ کا پھل نہیں ہوتا درست ہے - پھر کیوں لوگوں کو لٹواتے ہو - کہ کرچھیتر پر جاؤ - پشکر اشنان کرو - خواہ مخواہ لوگون کا دھن برباد کرا رہے ہو - شریمد بھاگوت ہی سنا دیا کرو - اگر زیادہ طمع نفسانی کے پنجہ میں گرفتار ہو - تو پشکر د

کو رچھپر آدک تیرتھوں کے خرچ کا تہائی چوتہائی یا نصف حصہ اسیجگہ مانگ لیا کرو
تا کہ ججمانون کا بھی فائدہ ہو - اور پروہت جی بھی آنند کرین - اور اس ترکیب
سے ججمان بھی بہت جلد خوشی سے تم کو دیا کرینگے - کیونکہ وہ جانے آنے کی
تکلیف سے بچین گے - اور تمہاری مال مکتی بھی خاصی ہوگی +

مرتک شرادھ فضول اور مُردہ یا پیکا زندہ ہونا

ادھیائے ۵ - گوکرن ماہاتم شریمد بھاگوت + دھندکاری مرے ہوئے
نے اپنے بہائی گوکرن زندہ سے خواب میں کہا - کہ میں مرنے کے بعد
اب تک سخت تکلیف میں ہون - کچھ جتن کرو - گوکرن نے کہا میں نے تیرے اُدھار
کے واسطے گیاجی میں اور سب تیرتھون پر شرادھ کیا تس پر بھی تو پریت جون
سے نہیں چھوٹا - تب دُھندکاری مرا ہوا بولا - کہ اگر ہزاروں شرادھ کرو - تو
میری مکت نہیں ہوسکتی - کچھ اور جتن کرو تب گوکرن نے سپتاہ پارائن شریمد بھاگوت
کی کتھا کرائی - اور دھندکاری مردہ نے سات گانٹھ کے بانس پر بیٹھ کر کتھا
سنی - اور سات دن میں ساتون گانٹھیں پھٹ کر دھندکاری کی مکت ہوکر پریت
جون چھوڑ کر دیبہ روپ چترّبھجی بنگیا - اور پتامبر پہنے گوکرن کے پاس آگیا - اور
پہر ایک بوان اکاش سے آیا - اس بوان میں دھندکاری بیٹھکر اکاش کو چلا گیا +
(واہ صاحب یہ کتھا تو بہت عمدہ نکلی پہر پوران پنڈت اپنے مرحوم رشتہ دارونکو
کتھا سنا کر کیون زندہ نہیں کر لیتے - اور کیون تڑپ رہے ہیں - یہ تو سہل ہی
نسخہ مردہ کو زندہ بنانیکا آپکے پاس موجود ہے اور شرادھ کرنا تو بیفائدہ ثابت
ہوگیا - پہر کیون لوگوں کا دھن شرادھوں میں برباد کراتے ہو - اصل بات تو جناب

یہ ہے کہ پورانک پنڈت بیچارے کیا کریں اگر شرادہ کرانا چھوڑ دیں - تو لیٹر بکس میں کھیر کہاں سے بھریں اور حلوا کہاں سے ٹھوسیں +

بانجھ عورت کے لڑکا ہونیکا نسخہ

ادھیاء - ۶ گوکرن ماہاتم - شریمد بھاگوت + جو استری بالکل بانجھ ہو یا ایکبار اوسکے لڑکا ہو کر پھر دوسرا لڑکا نہ ہوتا ہو - یا جسکا گربھ گر جاتا ہو - وہ چت لگا سپتاہ جگ کو سنے - تو اوسکے سنتان ہو گی (اولاد کے چاہنے والو ڈاکٹر و حکیمو ویدو کیوں عقیمہ یعنی بانجھ کیلئے نسخے تلاش کر رہے ہو - اور آزمائشوں میں عمر ضایع کر رہے ہو - دوڑو - بھاگو - ست بھاگوت کو نسخہ بنالو - اور بے اولادوں کو اولاد دو - اور خوب دل کھولکر روپیہ کماؤ +

شریمد بھاگوت صرف چار شلوک کی تھی +

ادھیاء ۷ + اسکندہ اول شریمد بھاگوت - بیاس جی نے پرمیشور کی کرپا سے استت کرنے کے بعد اون چار شلوکوں کو جو نارد مُن سے سنا تھا - بستار پوربک لکھا اور اس کا نام شریمد بھاگوت رکھکر شکدیو جی اپنے بیٹے کو پڑھایا (صرف چار شلوک تھے جنکو گپ گپوڑ ویسے ملمع کر کے بڑی ضخامت کی کتاب شریمد بھاگوت نامی گھڑ دی)

چار شلوک کی شریمد کا ثبوت دوئم +

اسکندھ ۲ + ادھیائے ۶ + شریمد بھاگوت - برہما جی نے جو چار شلوک مول شریمد بھاگوت کے نارائن جی کے منہ سے سنے تھے - وہ چار شلوک نارد جی سے کہکر کہا - کہ اے نارد وہ پر برہم پرمیشور نرنکار روپ کسی کے دیکھنے میں نہیں آتی اور اونکو کوئی ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا - (کیا خوب ثبوت چار شلوک ہونیکا خود ہی لکھا ہے + اور جب پرمیشر کو دیکھ ہی نہیں سکتا - تو نارائن جی کی منہ

سے سنا کیا معنے رکھتا ہے - اور پھر نہ معلوم صاحبان کیوں مورتی پوجا جائز کرتے ہیں جس کی تشکل ہی نہیں ہے - اور نہ دیکھ سکتی ہے - اوسکی پتھر کی مورت نہ معلوم کس عکس سے بناتے ہیں - اور اوس سے اوتار دہارن کا مسئلہ بھی ٹوٹ جاتا ہی پھر نہ معلوم کیوں غلطی میں پڑکر غرق ہوئے جاتے ہیں مفصل دیکھو اسکند دوئم ادھیائے ۶ شریمد بھاگوت +

چار شلوک کی کتھا ہونے کا سوئم ثبوت

ادھیاء ۱۹ اسکند دوم شریمد بھاگوت + شکدیو جی کہتے ہیں - کہ برہما جی نے پھول پر بیٹھے ہوئے چار اشلوک شریمد بھاگوت کے اکاش بانی میں سنے - اسی آگیا کے موافق تپ کیا جب برہما جی تو تپ کرنیسے ہردے میں گیان ہوا - تب اوس اشلوک کا مطلب جانکر دنیا کی رچنا کی - اور مطلب اون چار اشلوکوں کا یہ ہے +

ارتھہ چار اشلوک شریمد بھاگوت

اے برہما جو سب سے پہلے تھا وہ میں ہوں - سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں ہے - اور جو تم دیکھتے ہو وہ مجھی کو سمجھو - اور پرلے ہونے کے بعد بھی سوائے میرے کچھ نہیں رہیگا - سب دنیا کی چیزوں کی جڑ میں ہوں جس طرح سونیکا گہنا واسطے ہاتھ اور پیر اور ناک کے اور کان وغیرہ سب عضو کے الگ طیار کراؤ - تب نام سب زیوروں کا الگ الگ ہوجاتا ہے اور جب وہ سب گہنا توڑ کر گلا ڈالو - تب پھر خالص سونا رہ جاتا ہے - وہی حال میرا سمجھنا چاہیئے - میں اکیلا رہ کر جب چاہتا ہوں - تب اپنی اچھیا سے بہت روپ رکھ کر دنیا میں بہت نام اپنے ظاہر کرتا ہوں - پھر جب میری اچھیا اکیلے رہنے کی ہوتی ہے

تب اکیلا ہو جاتا ہوں ۔ اور طاقت دیکھنے اور سننے اور بولنے کی بھلا اور برا پہچاننے کی سب جیووں میں ہے ۔ وہ سب میرے پرتاپ کا پرکاش سمجھنا چاہیئے ۔ جس طرح اکاش سب کو گھیرے ہوئے ہے ۔ اسیطرح میں سب سے زبردست ہو کر تینوں لوک اور چودہوں بھون کو اپنے بس میں رکھتا ہوں ۔ اور سوائے میرے دنیا کے سب چیزوں کو است جاننا چاہیئے ۔ اور پانچ تتو سے سب دنیا کے جیو پیدا ہوتے ہیں ۔ جسطرح سب بیوہار دنیا کے میرے براٹ روپ میں ہیں ۔ اسیطرح سب کے بدن میں میری جوت کا پرکاش ہے ۔ جس کو پران کہتے ہیں تم سمجھو کہ جب تک وہ چمتکار سب کے بدن میں رہتا ہے تب تک طاقت چلنے پھرنے کھانے پینے بولنے اور اندریوں کا سکھ بھوگنے کی رہتی ہے ۔ اور جب وہ پرکاش بدن سے نکلجاتا ہے ۔ تب وہ بدن مردہ ہو کر سڑ گل جاتا ہے ۔ پھر اوس بدن سے کچھ نہیں ہو سکتا ۔ برہمن چھتری ۔ بیش ۔ شودر چاروں برن میں میرا پرکاش برابر رہتا ۔ گیان درشٹ سے ان میں کچھ بھید نہ جانکر سب جیووں میں نارائن جی کا سوروپ ایک سمجھنا چاہیئے ۔ جس طرح سورج کی چھایا سونا چاندی ۔ مٹی لوہا ۔ آدکے برتنوں میں برابر پڑتی ہے ۔ اور جس طرح سونا پیتل ۔ اور کاٹھ وغیرہ بہت طرح کے دانوں کو ایک تاگے میں پرونے سے مالا ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح میرا چمتکار سب جیووں میں تاگے کے برابر سمجھو ۔ جب وہ تاگا ٹوٹ جاتا ہے ۔ تب سب دانے بے آدر ہو جاتے ہیں ۔ اے برہما ! اسیطرح مجھ کو سب جگہ جانکر جگت کی رچنا کرو ۔ سنساری مایا میں نہ پھنسکر خوشی سے رہو گے اور تپ کرنے سے تم کو میرا درشن ہوگا ۔ اور تم دیا من میں رکھکر سب جیووں کی رچنا کرنا اور سب دنیا میں تم کو مانکر رکھیسور اور رگیانی لوگ

تمہاری استت کرینگے اور جگت کے رچنے میں تم کو کچھ محنت اور دکھ نہ معلوم ہوگا۔ اور تم دھیان میرے چھوٹے چیتر بھی سوروپ کا جو مہاتما اور رکھیشور اور سنند اور سننند آدی داسوں کے بیچ میں براجمان ہے۔ کرنا+

یہ آکاش بانی سنکر برہما جی نارائن جی کے چرن چھونے کے بعد ہاتھ جوڑ کر بولے۔ کہ اے دین دیال مجھ کو یہ بردان دیجئے کہ جس میں آپ کو اپنا مالک جانتا رہوں اور دنیا کے پیدا کرنے میں مجھ کو کمزوری نہ ہو۔ یہ بات برہما جی کی سنکر پربرہم پرمیشور نے اچھا اور ایک بردان دیگر کہا۔ کہ اے برہما تم میری سرن آگیا مانکر سنساری بیوہار پرچھائیں کی طرح جھوٹا سمجھتے رہنا تو تم کو میری مایا نہیں بیاپیگی۔ یہ کہہ کر نارائن جی برہما جی کے دھیان سے گپت ہو گئے۔ ایسی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ مطلب چاروں شریمد بھاگوت کا یہی ہے۔ جو میں نے تم سے کہا اور برہما جی نے اپنے دوست بیٹوں کو یہ حال نہیں بتایا اور نارد جی کو گیانی سمجھکر یہ بھاگوت گیان اُن سے کہا تھا۔ نارد جی نے بید بیاس جی کو اپدیش کیا۔ بید بیاس جی ہمارے پتا نے ہمارے واسطے بستار سے لکھا۔ اور شریمد بھاگوت نام رکھکر ہم کو پڑھایا+

(مہاشہ گن!) یہ ہے چار شلوک شریمد بھاگوت کا ارتھ۔ جس کو بڑھا کر بڑی مجلد کتاب بنادی۔ کہ جس میں سوائے قصہ جات کے اور دو بھی قانون قدرت کے برخلاف اور خلاف از عقل ہیں۔ اور نہ ان چاروں اشلوکوں میں کہیں یہ لکھا ہے کہ ان کے سننے سے مکتی ہو جائیگی۔ پھر نہ معلوم کیوں اس لایعنی کتھا کو مکت دہندہ مانکر اپنی اور دنیا کے لوگوں کی عمریں ضایع کر رہے ہیں۔ ان مول اشلوکوں میں ہدایت ہے۔ کہ سنساری بیوہاروں کو

پرچھائین کے سمان جھوٹا سمجھو - مگر ہمارے پورانک صاحب تو اولٹا ہی ارتھ سمجھکر طمع نفسانی کے اندر محو ہو رہے ہیں - ان کو نہ اپنے سدھار سے مطلب نہ دنیا کے لوگوں کے سدھار سے واسطہ یہ تو اپنے حلوے مانڈے کی فکر میں غرق ہو رہے ہیں - اور کسی نہ کسی دام ریا میں پھنسا کر اپنا کام بنا لیتے ہیں - اور لوگ بوجہ نہ سمجھنے سمجھنے کے ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اور پھنسیں بھی کیوں نہیں - جب ایام طفولیت سے ہی ایسے واہیات اپدیش انکو سنائے جاتے ہیں - جبتک بھارت ورش کے لوگ اپنی اولادوں کو بچپن سے سنسکرت کی تعلیم نہیں دلائینگے - ہرگز ان پورانک پنڈتوں کے دام سے رہائی نہیں پاسکیں گے - پرمیشور اس دیس کے لوگوں پر اپنا کرم فرماوینگے +)

شری کرشن جی کے اوصاف و چال چلن

اسکندھ اول ادھیا ۱۶ + شریمد بھاگوت میں مصنف بزبانی گئو روپی پرتھوی شری کرشن کے چھتیس گن تبلاتا ہے +

(۱) سچ بولنا اچار سے رہنا ہردے میں دیا رکھنی - (۲) سبھاؤ میں دھیرج رکھنا چھما کرنا مایا موہ سے برکت رہنا جو کچھ پراپت ہو اس میں سنتوکھ رکھنا میٹھا بچن بولنا - اندری اور من کو بس میں رکھنا - سب چھوٹے بڑوں کو برابر جاننا کسی کا اپمان نہ کرنا + (۳) کسی کے برا کہنے سے برا نہ ماننا + (۴) کسی کام میں جلدی نہ کرنا + (۵) سنی ہوئی بات یاد رکھنا + (۶) اپنی کہی ہوئی بات نہ بھولنا + (۷) گیان کو استھر رکھنا (۸) من میں بیراگ رکھکر استری اور لڑکوں سے

زیادہ محبت نہ رکھنا +(۹) دولت کو پاکر کسی سے ابھمان کی بات نہ بولنا +(۱۰) زیادہ طاقت ہونے سے گھمنڈ نہ کرنا +(۱۱) سب سے بہتر ہونا +(۱۲) سب کو بدیا جاننا +(۱۳) دوسرے کا دکھ دیکھکر دکھت ہونا -(۱۴) کسی سے نہ ڈرنا (۱۵) جو کوئی اپنا دکھ کہے جی لگا کر سُننا +(۱۶) دہرم بید کی رچھا کرنا - وغیرہ وغیرہ مفصل دیکھو اسکندھ اول ادھیائے + ۱۶ + شریمد بھاگوت +

(ناظرین ذرا غور فرماوین کیسے کیسے عمدہ گن بتلائے ہیں واقعی شری کرشن جی ایسے ہی دانا اور اندریوں کو قابو میں رکھنے والے تھے - مگر شریمد بھاگوت مین بجز تحریر اسکندھ اول ادھیائے + ۱۶ + تمام شریمد بھاگوت میں مصنف شریمد بھاگوت نے تمام برائیاں عیب - بدمعاشیاں - مہا کلنک - بدچلنیاں شری کرشن جی کے ذمہ مڑھ رکھے ہیں - ذرا خیال فرماویں کہ گن عدد ۲ میں مصنف خود ہی شری کرشن کی صفت مین اندری من بس میں رکھنا بتلاتا ہے - اور خود ہی شریمد بھاگوت میں ہی لکھ رکھا ہے - کہ لاتو مرادعورتوں سے محبت کرنے والا - گوپیوں سے بھوگ بلاس کرنے والا بھوگ وشے زنا میں بہت چور بدمعاش بنا رکھا ہے شرم نہیں آئی کہ اوتار کی کیا صفت تحریر کرتا ہون - مگر شرم کیؤن آتی - خود بھی اس مرض کلنک میں مبتلا ہوگا - مہربانو ذرا سوچو کہ اگر گن مندرجہ ادھیا ۱۶ اسکندھ اول کو صحیح مانو تو تمام پوپ لیلا کا کھنڈن ہوگیا - چلو صفائی شد - خس کم ازجہان پاک + اگر پوپ لیلا کو صحیح مانو تو یہ ۳۶ گن کھنڈن ہوتے ہیں اور اوتار کی کوئی صفت باقی نہیں رہتی - افسوس کہ ذرا غور نہیں کرتے - بھلا ایسا مہا بلوان جدھنشی - سفیر دانا - جنرل - ویدون کا تعلیم یافتہ ایسے ایسے کلنکون کے کام کرسکتا ہے - ہرگز نہیں - اگر کرسکتا ہے تو اونکی طرح راکھشش کا خطاب

بھی نور آملہ کرتا ہے - تمہارا اوتار اپنا کھنڈن ہوگیا - میرے متر یہ پورانک تعلیم لغو ہے - ذرا عقل کو بیعقل وھرم سے صاف کر کے سوچو کہ کیا کیا ناکردہ الزام شری کرشن مہاراج کے ذمہ لگائے ہیں - جو مصنف کی تحریر سے ہی کھنڈن ہو جاتی ہیں +

شریمد بھاگوت کی صنعت

اسکند دوئم ادھیائے اول - سب شاستروں کے سننے کا پھل شریمد بھاگوت سننے سے ملتا ہے - اور سب بیدوں کا خلاصہ اسکو (شریمد بھاگوت) سمجھنا چاہیئے (واہ جناب خوب سوجھی مان مرگئی ننگی پھرتی - بیٹی کا نام نعمہ + خلاف از عقل گپوڑوں کی کتاب اور جسپر یہ ہدائت کہ ویدوں کا خلاصہ اسکو سمجھو - ٹھیک صاحب ٹھیک کوئی عقل کا اندھا ہوگا - تو ویدوں کا خلاصہ شریمد بھاگوت کو مان لیگا - ایسی نامعقول تعلیم کی پستک اور نائیں ویدوں کا خلاصہ - ویدوں میں قصہ کہانیوں کا بلکہ کسی کے نام تک کا نشان نہیں اور خلاصہ میں یہ مہا گپوڑ سنگھ + واہ رے مصنف شریمد بھاگوت تیری عقل کے قربان جاؤں - خوب رائے دی جھوٹ بھی لکھے تو ایسا ہی لکھے ہاں سچ ہے کہ جھوٹ لکھنے تو لگے - پر خوب پیٹ بھر کر لکھے - شرم تو نہیں آئی ہوگی - افسوس +

کُہر یعنی دھند کی اُتپتی اور برہماجی کی بیٹی سے زنا کرنیکی نیت

اسکند سوئم ادھیائے ۱۲ شریمد بھاگوت + برہماجی نے ایک لڑکی سرسوتی پیدا کی - اور اوس سے بھوگ کرنا چاہا - تب نارد انگرا وغیرہ نے یہ

ادھرم دیکھکر برہماجی کو سمجھایا کہ اے پتا جب تم جگت گرو ہوکر ایسا پاپ کروگے
تو دنیا کے لوگ بھی یہ حال سنکر پاپ کرینگے۔ تم کو اپنی لڑکی سے بھوگ نہ کرنا
چاہیئے۔ جب برہماجی کو اپنے لڑکوں کے سمجھانے سے یہ گیان ہوا۔ تب شرمندہ
ہوکر اسیوقت اپنا وہ بدن چھوڑکر دوسرا بدن دھارن کیا اور برہماجی کی لاش
سے مردہ دیہ سے ایک اندھیرا او شکرو ہی کہرا دنیا میں ظاہر ہوا۔ جوکہ صبح کے
وقت دکھلائی دیتا ہے۔ (اے عالمان باکمال کہر یعنی دھند کی جو سن لیجئے
برہماجی کو اس بھاگوت کے مصنف نے ایسا پاگل بے وقوف جاہل مغلوب الشہوت
بنانے کے واسطے کوشش کی ہے۔ نہ معلوم برہماجی سے مصنف کو
دشمنی تھی۔ کہ جس کا یہ بدلا نکالا کہ چپ ہی بھلی۔ لڑکی سے بھوگ کرنے کی
نیت کی مگر لڑکے آگئے ورنہ کر ہی گذرتے۔ اوّل تو ایسے مہاتما بزرگ کو
ایسی نالائق بات کا خیال ہی نہیں آیا کرتا۔ کرنے پر آمادہ ہونا تو کجا۔ مصنف شریمد
بھاگوت کو ذرا بھی ایسا کلنک لگاتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ کہ میں کس بزرگ
کو ایسا مہا کلنک لگاتا ہوں۔ افسوس صد افسوس! اے بھارت واسیو! یہ ہے
شریمد بھاگوت کی ستیاناس مکت کا سادھن ذرا غور کرو اور من میں شرم کرو۔
دوسرے مذہب والے کیا کہتے ہونگے۔ ایسی ہی لایعنی باتوں سے گھبرا کر
شرمندہ ہوکر ہمارے تمہارے لاکھوں کیا بلکہ کروڑہا برادر ہم تم سے
چھوٹ گئے بلکہ ہمارے جانی دشمن ہوگئے۔ وہ کون؟ جناب من! وہ دین
محمدی میں جانے والے۔ عیسائی مذہب میں جانے والے۔ جس قدر
عیسائی ہندوستان میں ہوئے صرف ان واہیات باتوں کو پڑھکر سنکر
لجت ہوکر دیگر مذہب قبول کرلیا ہے۔ مگر ہیں تو وہاں بھی پورانک شاہی۔

احکامات کے بہائی بندہی + چنانچہ کچھ سمجھدار صاحب دین محمدی و مسیحی سے خوب جانچ پڑتال کرکے واپس آکر ویدوکت دھرم کو قبول کر رہے ہیں۔ اور کچھ جنم کے مسلمان بھی دین محمدی کو فاتحہ بھیجکر ترک کرنی لگ رہے ہیں + مگر ویرانک صاحبان تم کو بھی تو وزراشرم آنی لازم ہے۔ کیونکہ آنکھوں پر ٹھیکری رکھی ہے۔ وزراشرم کرو +

زمین کی لمبائی اور زمین کا چوڑی ہو جانا۔

اسکند سوئیم ادھیائے ۱۳ شریمد بھاگوت + برہماجی کو چھینک آئی۔ تو اُن کے داہنے نتھنہ سے ایک سوکر یعنی سور بہت چھوٹا مچھر کے برابر جس کو بارہ کہتے ہیں گر پڑا۔ جب وہ سوکر ناک میں سے گر کر ساعت بھر میں ہاتھی کے برابر بڑہکر اپنی بولی میں گرجنے لگا۔ تب برہماجی پہلے گھبرا کر کہنے لگے۔ یہ کون جیو ہے۔ جو ایسا جلد بڑھ گیا۔ پھر گیان کی راہ سے انہوں نے جانا کہ میرے بینے کرنے سے بیکنٹھ ناتھ یہ روپ دھر پرتھوی لانے کی تدبیر کرنے آئے ہیں۔ (پرتھوی کو ہرنیاکش چرا کر پاتال لوک میں لیگیا تھا۔) نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی کہ جو ایکساعت میں اتنا بڑھ جاتا۔ یہ بات بچار کر برہماجی نے باراہ جی کی بینے کیا۔ کہ اے مہاراج آپ نے باراہ روپ ایشور ہو کر اپنی بات چوری کی۔ (شاباش پورانکو تم نے ایشور کو سُؤر کا جنم بھی دلایا۔ اور خلقت سے سُور کو پوجوایا۔) یہ بات برہماجی کی سنتے ہی باراہ جی بھول بڑے اور پانی میں کود پڑے اور پاتال میں جاکر ہرنیاکش دیت کو وہاں نہ دیکھا۔ تب باراہ جی نے پرتھوی کو جو وہاں پر بادن کرڑوڑ جوجن لمبی رکھی تھی۔ (جوجن چار کوس کا ہوتا ہے۔ جس کے حساب سے

گویا زمین ۰۰۰۰۰۰۰۰۲ کوس لمبی تھی) اپنے دانتوں پر اوٹھالی جس طرح ہاتھی اپنے دانتوں پر کنول کا پھول اُٹھالیتا ہے - اور اوس پرتھوی کو ہرنا کش چوراکر پاتال میں لیگیا تھا - (اے زمین کی لمبائی معلوم کرنے والے انجینیرو کیوں جنگلوں پہاڑوں سمندروں میں پیمائش کرتے ہوئے سرگردان ہو رہے ہو - کیوں اس قدر تکلیف گوارا کر رہے ہو دوڑو اور بہت جلدی شریمد بھاگوت میں زمین کی لمبائی دیکھ لو شاید پھر شریمد بھاگوت کو پورانک صاحبان شرم کے سبب غارت کردیں - اور کرپا فرماکر کچھ لعنت کا انعام مصنف شریمد بھاگوت اور اس کے پیروؤں کو ضرور مرحمت فرمادیں - اور پورانک صاحبان سے اس بات کا جواب پوچھیں کہ جب ہرنا کش اس پرتھوی کو جو ۰۰۰۰۰۰۰۸۰۰۰۲ کوس لمبی تھی - چوراکر لے گیا تھا - تو چوری کا مال یعنی پرتھوی کو کہاں چھپا رکھا تھا - اور تو کوئی مکان عقل سے معلوم نہیں ہوتا شاید بھرکی پوجا کی کوٹھڑی میں رکھدیا ہوگا - کیونکہ وہاں سالگرام وغیرہ کی مورتیاں کراماتی ہوا کرتی ہیں - مکان کو کرامات سے چوڑا لمبا بنادیا ہوگا - اور دانتوں پر اُٹھانے کی اور چورا ئی جانے کی بھی بہت خوب گپ ہانکی - اور شرانوساں سوکر او تار بہادر بھی عدم موجودگی ہرنا کش میں زمین کو اوٹھا کر لایا - یہ دوسری چوری سوکر اوتار بہادر نے کی اور خود بھی مجرم بنے اگر اس وقت انگریزی عملداری ہوتی تو حضرت مہاراج سوکر اوتار بھی جیلخانہ کی ہوا کھاتے اور مصنف شریمد بھاگوت نے چوڑائی زمین کی نہیں لکھی بھول گئے ہونگے - اجی نہیں نہیں شرم آگئی ہوگی کہ چلو یہ اتنا ہی گپوڑہ بہت ہے شرم آنے والی کھوپڑی تو تھی نہیں - بھول ہی گئے ہونگے + اس جگہ مصنف صاحب نے لمبائی زمین کی باون کروڑ

جو جن لکھی ہے مگر اسکندھ پنجم ادھیائے اول شریمد بھاگوت میں بھی سات دیپوں کی پیمائش محیط میں بتائی ہے۔ اگر ساتوں دیپوں کو تھوڑی دیر کیلئے برابر ہونا بھی مان لیا جائے تب بھی ساتوں دیپوں کے محیط کی پیمائش —— ۲۹۴۵۲۷۵ لاکھ جوجن لمبی زمین نکلتی ہے باون کروڑ تو مصنف کی ہی تحریر سے دور ہو گئے اور آجکل محققان علم جوزمین کا محیط قریباً پچیس ۔۔۔ میل کے بتلاتے ہیں۔ شائد وہ بھی غلطی پر ہوں۔ شریمد بھاگوت ۔۔۔ سالت تفاوت پورا ایک ہزار تین کو ساتھ ۔۔۔ کرنی چاہیئے مفصل سات دیپوں کی پیمائش ملاحظہ کرنی چاہیئے۔ اسکندھ پنجم ادھیائے اول شریمد بھاگوت میں +

بہن بھائی کا بواہ

اسکندھ سوئم ادھیائے ۔ شریمد بھاگوت + برہما جی نے اپنے پہلے شریر کے داہنے انگ سے سوائمبھو منو نام کا پرش اور بائیں آدھے انگ سے ست روپا نام استری پیدا کر کے دونوں کا بواہ کر دیا۔ (بیشتر تو ایک دفعہ ایک شریر کو دو ٹکڑے پہلے شریر سے کھڑا کیا تھا۔ اب لنگش کے نصف نصف حصہ سے پرش استری بنا کر دونو کا بواہ کر دیا۔ شاباش بہن بھائی کا بواہ لکھ مارا اب بھی کرو کہاؤ۔ کچھ ادھرم رہے ہی نہیں جب شریمد بھاگوت میں لکھا ہے۔ تو کیا ڈر ہے +)۔

اس دنیا سے جمبو دیپ کی کتنی دوری ہے

اسکندھ سوئم ادھیائے ۲۹ + شریمد بھاگوت ۔۔۔ دیوجی اپنی ماتا سے

کہتے ہیں۔ کہ اے تاتا! آدمی کو مرنے بعد جم دوت مارتے ہوئے جم پوری میں جو مرت لوک سے ۹۹۰۰۰ ننانوے ہزار یوجن پر ہے جمراج کے پاس لے جاتے ہیں۔ (لیجئے صاحب اب تو جم پوری کا بھی فاصلہ معلوم ہوگیا۔ ۳۹۶۰۰۰ کوس ہے اب تمام لوگوں کو چاہیئے کہ پورانک پنڈتوں کو ساتھ لیکر وہاں جاویں۔ واقعی یہ کام پنڈت صاحب کا قابل تعریف ہے مصنف صاحب نے بہت محنت اور کمال جانفشانی سے پتا تلاش کیا ہوگا مگر سمت یا راستہ کے حالات نہ لکھے یہ لکھے کہاں سے خالہ جی کے شوک پتر کی

پرمیشور جنم مرن کے رہت ہے

اسکندھ چہارم ادھیائے اول شریمد بھاگوت۔ برہما، بشن، مہادیو تینوں اتر من سے کہتے ہیں۔ کہ وہ نرگن نرآکار کچھ روپ اور رنگ نہ رکھکر کسی کو اپنا درشن نہیں دیتے۔ اور اون کو کوئی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا (پھر نہ معلوم کیوں اوتار دھارن کرنا مانتے ہیں۔ اور مورتی پوجا کیسے جائز کرتے ہیں۔ مورتی تو بغیر شکل دیکھے بن ہی نہیں سکتی۔ پورانک صاحبان کچھ تو وچار کرو کب تک یہ غیر بچار دھرم کے اس واہیات تعلیم کو ترک کرو)

پرمیشور جنم مرن سے رہت ہے

اسکندھ آٹھواں ادھیائے دوم شریمد بھاگوت۔ شکدیو جی کہتے ہیں۔ اے راجہ پریچھت! پرمیشور اناشی پرش جنم لینے اور مرنے سے رہت ہیں۔ برہما جی وغیرہ دیوتا بھی اونکے آدی انت کو نہ جان کر نرنکار روپ اون کا پرگٹ نہیں دیکھ سکتے اور بھگتوں پر دکھ پڑتا ہے تو اوتار دھارن کرتے ہیں۔ (ڈبو دیا سب کیا کرایا۔ ناظرین! ذرا غور سے فرماویں۔ پرمیشر کو

ابناشی پرش جنم لینے اور مرنے سے رہت مانتا ہے اور ساتھ ہی لکھتا ہے۔ کہ اوتار دھارن کرتے ہیں۔ اگر اوتار دھارن کیا تو مرنا ضروری ہؤا۔ تب جنم مرن سے رہت نہ رہیگا۔ اگر جنم مرن سے رہت مانو تو اوتار دھارن نہیں کرسکتا دونوں میں سے بہر حال ایک سچ اور ایک جھوٹھ ہے۔ ہر ایک صاحب جو تعصب سے مبرا ہیں جنم مرن سے رہت مانینگے اور اوتار دھارن کو ناممکن +

زمین اور پہاڑوں کا حال

اسکند چہارم۔ ادھیائے ۱۸ + شریمد بھاگوت + راجہ پرتھو نے اپنی کمان کی نوک سے پہاڑوں کو جو بیچ میں جگہ روکے ہوئے تھے۔ اوٹھا کر اوتر دشا میں رکھدیا۔ سو پرتھوی تین طرف سے خالی ہوگئی۔ اور جس جگہ گڑھے تھے۔ وہاں چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کو اپنی کمان سے ٹھونک دیا۔ جب زمین برابر ہوگئی۔ تب راجہ پرتھو نے بہت جگہ شہر اور قلعے اور گاؤں جہاں مناسب سمجھ طیار کرایا + (واہ تیری علمیت کمان کی نوک سے پہاڑوں کو اٹھا دوسری جگہ رکھنا۔ کیا کوئی عقلمند مان سکتا ہے۔ اور کمان سے پہاڑوں کو ٹھونکنے کی بھی خوب سنائی۔ گپ ہانکی تو ایسی ہانکے۔ اور تین طرف سے پرتھوی خالی ہوگئی۔ وہ تین طرف خالی نہ معلوم مصنف کے گھر کے تین کونے ہونگے+)

موت کا وقت مقرر نہیں

اسکند چہارم ادھیائے ۲۸ + شریمد بھاگوت + شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اپریچھت پرمیشور نے اسواسطے موت کی حد نہیں رکھی۔ کہ جو آدمی اپنی موت کا حال معلوم کریگا وہ ادھرم کرنا چھوڑ کر برکت ہو جائیگا۔ اسلئے اپنی مایا پرمیشور نے گپت رکھی ہے۔ (بھاگوت کے مصنف کے نزدیک

پرمیشور ہی ادھرم کراتا ہے - کیا خوب! علمیّت تو اسی سے ظاہر ہوتی ہی - البتہ موت کا مقررہ وقت نہ ہونا یہ قابل تسلیم امر ہے +)

زمین کی لمبائی اور سات دیپون کی اُدپتّا ورکان

اسکندھ پنجم + ادھیائے اول شریمد بھاگوت + راجہ پریہ برت کی ایک پہیئے والے رتھ سے پرتھوی ساتون دیپ ساتون سمندر پرگٹ ہو گئے +

پہلا جمبو دیپ ایک لاکھ جوجن کے گھیر میں ہؤا - ایک جوجن چار کوس کا ہوتا ہے اور بھرت کھنڈ آدک اسی دیپ میں ہیں - اور اوسکے چارون طرف کھاری پانی کا سمندر ہے +

دوسرا پاکر دیپ + دو لاکھ جوجن کی گھیر میں - اُسکی چارون طرف اوکھ کرس کا سمندر بھرا ہؤا ہے +

تیسرا شالمل دیپ + چار لاکھ جوجن کے گھیر میں اُسکی چارون طرف مدرا کا سمندر بھرا ہؤا ہے +

چوتھا کش دیپ + آٹھ لاکھ جوجن کی گھیر میں - اسکی چارون طرف گھی کا سمندر بھرا ہؤا ہی +

پانچوان کرونچ دیپ + سولہ لاکھ جوجن کی گھیر میں - اسکے چارون طرف دودھ کا سمندر بھرا ہؤا ہے +

چھٹا شاک دیپ بتّیس لاکھ جوجن کی گھیر میں - اسکی چارون طرف مٹھے کا سمندر بھرا ہؤا ہی +

ساتوان پشکر دیپ + چونسٹھ لاکھ جوجن کی گھیر میں - اسکے چارون طرف میٹھے پانی کا سمندر ہے +

اگر بالفرض بخاطر بھاگوت رچتا ان ساتوں محیط دیپوں کو ایک قطار میں ہونا مان لیویں تو
اتون دیپوں کی لمبائی ۹ ۳ ۵ ۴ ۵ ۷ ۳ جوجن ہوتی ہے - اور اسی شریمد بھاگوت کی
اسکندھ ۳ - ادھیائے ۱۳ میں باون کروڑ جوجن زمین کی لمبائی بتلائی ہے - اس کا
جھوٹ ہوتا تو اس سے ہی ثابت ہو گیا - اور آجکل جو محققان نے زمین کی گولائی
تقریباً پچیس ہزار میل لکھی ہے شائد وہ غلطی پر ہوں - اگر شریمد بھاگوت کی بتلائی
ہوئی لمبائی درست ہی - تو تمام مدارس کی کتابوں میں درست ہونا چاہیئے - غالباً
بھاگوت ہی جھوٹی ہوگی - اِسلئے اسکو جمبو دیپ کے سمندر میں ڈالنا چاہیئے -
ای بڑے بڑے یوروپین و امریکن انجنیرو و سوداگر - و ستیاجو و فلاسفرو کہیں ان
سمندروں کا پتہ لگاؤ - تاکہ تم کو بھی فائدہ ہو - اور خلقت میں گھی دودھ دہی بہت
شراب وغیرہ سستا ہو جاوے - انکی کان تو شریمد بھاگوت کا مصنف بڑی عمدگی
سے بتلاتا ہے - اگر تیا نہ ملے تو پورانک پنڈتوں کو ساتھ لیجاویں - یہ ٹھیک موقعہ
پر پہونچا دیوینگے - پھر آپ صاحبان کو مالا مال ہو جانا کچھ مشکل نہیں +

استری بھوگ کس عمر میں کرنا چاہیئے

اسکندھ پنجم ادھیائے سوم شریمد بھاگوت + شکدیو راجہ پریچھت سے کہتے ہیں
کہ پریہ برت کا بیٹا اگنی دھر راج گدی پر بیٹھ کر یہ سوچا - کہ پہلے پرمیشور کا تپ اور
سمرن کرکے پیچھے سے بواہ کروں جس میں سنتان دھر ماتما پیدا ہو - اور بید
شاستروں میں بھی لکھا ہے - کہ چوبیس برس کی عمر تک استری سے بھوگ نہ کرنا چاہیئے
(یہ نہ معلوم پورانک لوگ کیوں چھوٹے چھوٹے لڑکے لڑکیوں کا بیاہ جائز
قرار دیکر سنتان کا نشٹ کرتے ہیں جس سے بڑی وعمر ضائع ہوتی ہیں +

جین مت کے گرو رکھبھ دیوجی کے گن +

اسکندھ پنجم ادھیائے پنجم شریمد بہاگوت + رکھبھ دیوجی نے جڑ بھرت روپ بنایا
بھرت روپ کے لچھن یہ ہیں - کہ مل موتر کرنے پر بھی نیم اور اچار اسنان آدک کا
رکھے - اور بھوجن بستر کا اوپائے نہ کرے - کوئی کچھ کھلاوے تو کھا لیوے
نہیں تو کپڑے کی بھی خبر نہ رکھے - (گویا مہا گندہ اور پاگل بن جاوے) سورگ
جی نے یہی لچھن رکھ کر اسنان پوجا آدک سب چھوڑ دی - تس پر بھی اونکا
دیکھکر دیوکنیا موہت ہو جاتی تھیں - اور چالیس کوس تک اونکے مل اور
کی سگندھ پھیلتی تھی - (افسوس کیا عمدہ شیوہ اختیار کیا - جسکو لکھنے پڑھنے
بھی گلیان آتی ہے - اوسوال سراوگی صاحبان نے تجارت کے کام
وہ وہ عقل و دلائل سے کام لیا ہے - جسکی صفت ہر ایک شخص کر سکتا
اچھا مال و دولت کا فائدہ اُٹھایا - اور عزت حاصل کی - مگر نہ معلوم کیوں جین
مت کو بلا کسی سوچ وچار اور دلیل کے اختیار کر رہے ہیں - ذرا غور کر کے
وچار کریں اور نفرت کریں +)

جین دھرمی کہلانیوالے مر کر نرک کو بھوگتے ہیں

اسکندھ پنجم ادھیائے ۶ شریمد بہاگوت - جنہوں نے رکھبھ دیوجی کا
دیکھکر اشنان کرنا و وید پڑھنا چھوڑ دیا - اوسی وقت سے اوسوال سراوگی
جو لوگ بید شاستر نہیں مانتے دنیا میں پھیل گیا - وہی لوگ جین دہرمی کہلا کر
کے پیچھے نرک بھوگتے ہیں - اور رکبھ دیوجی آگ لگنے سے جلکر
میں پرم دھام کو گئے - (جڑ بھرت روپ اختیار کرنے کا یہی پھل
کہ بے خبری سے آگ لگ کر جلجاوے - رکبھ دیوجی کیونکہ غلاظت

رہتے تھے - جبکہ اس مل موتر کی سگندھ سے تو چھوٹ گئے مگر اون کا دل بغیر
مل موتر کے پرم دھام میں کیا خوش ہوتا ہوگا +)

زمین کی نہ ہلنے کی وجہ

اسکندھ پنجم ادھیائے + ۲۶ + شریمد بھاگوت + زمین کو آٹھ ہاتھیوں نے دبا
رکھا ہے - تاکہ ہلی نہیں (واہ رے تیری فلاسفی ثبوت تو بہت عمدہ دیا ہی - اگر
ہاتھی مرجاوین تو زمین کا کیا حال یا ایک ہاتھی بیمار ہوکر قائم نہ رہ سکے بیماری کے دکھ
سے گرجاوے تو اوسکی جگہ شاید مصنف شریمد بھاگوت زمین کے اوس کونی
پہ کھڑا ہوجاوے - آٹھ ہاتھیوں کے دبانے سے زمین کا نہ ہلنا کوئی مجہول العقل
مانے تو مانے کیونکہ جب اس زمین پر کروڑہا ہاتھی پھرتے ہیں - اور زمین ہمیشہ
پھرتی ہے - تو دبانا کیا مطلب رکھتا ہی +)

چندرما کی کلا گھٹنے بڑھنے کا سبب

اسکندھ ۶ + ادھیائے ۶ شریمد بھاگوت + دچھ چندرماں کی سسرے
نے چندرماں کو شاپ دیا - جس سے چھئی روگ ہوگیا - جب چندرماں ہزار
برس تک سمندر میں پڑا رہا - جب چندرماں نے دچھ کی بہت استت کی تب
دچھ نے خوش ہوکر اشیرباد دیا کہ روگ تیرا چھوٹ کر پندرہ دن تک کلا تیری بڑھا کریگی
اور پندرہ دن تک گھٹا کریگی - اس سبب سے چندرماں کی کلا گھٹتی بڑھتی
رہتی ہے (کیا عمدہ سبب بتلایا ہی - مصنف صاحب کی نزدیک پہلے چاند گھٹتا
بڑھتا ہی نہیں تھا - جب چندرماں ہزار برس تک سمندر میں پڑا رہا تھا - تو اس
وقت مخلوق کو بہت تکلیف ہوئی ہوگی - اس بھاگوت رچنا کو جو سوجھی - الٹی
ہی سوجھی - نہ معلوم کیا عقل پر پردہ پڑ گیا تھا مصنف کو ایسی ان گھڑ باتیں لکھتے

بالکل شرم نہ آئی اور نہ اب اون کے معتقدون کو شرم دامنگیر ہوتی ہے -

افسوس - افسوس +

استریوں کے پیٹ سے گھوڑے گدھے بچھو وغیرہ جانور پیدا ہونا

اسکندھ ۶ + ادھیائے ۶ + شریمد بھاگوت کشپ کی بنتا نام استری سے گرڑ اور آرن اور گدڑو سے سانپ وغیرہ پتنگی سے نچھی وغیرہ جامنی سے ٹیڈی وغیرہ اور نیمی سے جل کی جیو اور سرما سے کتے وغیرہ پانچ ناخن والی جیو - اور تامر سے گدھ اور باز وغیرہ اور کرودھ لبسا سے بچھو وغیرہ - اور کاشٹا سے گھوڑے مفصّل دیکھو حوالہ بالا - (اس بھاگوت بنانیوالے نے گھوڑے بچھو وغیرہ بھی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونا لکھ دیا - جو سراسر خلاف قدرت ہے - کون سالم العقل شخص اس تعلیم کو مان سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں اور نہ کہیں تختہ دنیا پر ایسا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے - اور نہ ہوسکتا ہے +

عورتیں رجسولا کب سے ہونے لگین

اسکندھ ۶ + ادھیائے ۹ شریمد بھاگوت + اندر نے بشوروپ کے تینوں سر کاٹ ڈالے بشوروپ کے مرتے ہی اندر کی صورت برہم ہتیا کو گھیر لینے سے بدلگئی - جب دیوتاؤن کو برس دن تک پرشچرن کرنے پر بھی وہ بڑا پاپ برھم ہتیا کا نہیں چھوٹا تب اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بنتی کرنے سے برہما جی نے اوس برہم ہتیا کے چار ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا زمین کو دیا - اس سبب سے زمین کہیں کہیں سے اوسر ہوتی ہے - وہان پوجا اور پاٹ نہیں کرنا چاہیئے - اور یہ بردان زمین کو دیا کہ جہان گڑھا ہو کچھ دن میں وہ آپ سے آپ بھر جاوے (شاباش ہے - تیری عقل پر)

دوسرا ٹکڑا درختوں کو دیا۔ جس سے کوئی درخت گوند اور لاہی لگ کر سوکھ جاتے ہیں۔ سوائے گوگل کے اور سب گوندھ اشدھ ہیں۔ اور یہ اشیرباد دیا۔ کہ درخت ڈالنے پر جڑ بنی رہنے سے پھر طیار ہو جاوے۔ تیسرا ٹکڑا استریوں کو دیا اس سبب سے استری مہینے مہینے رجسولا ہو کر پہلے دن چانڈالی دوسرے دن برہم گھاتنی تیسرے دن دھوبن کی برابر ہو کر چوتھے دن شدھ ہوتی ہے۔ یہ بردان استریوں کو دیا کہ ہمیشہ اونکا کامدیو بنا رہے۔ اسلئے گربھ وتی استری کا بھی من بھوگ کرنیکو چاہتا ہے + (مصنف شریمد بھاگوت کو تو بھوگ کا ہی روگ لگا ہوا ہے۔ جب رجسولا عورت پہلے دن چانڈالی دوسرے دن برہم گھاتنی تیسرے دھوبن ہو کر خود بخود شدھ ہو جاتی ہے۔ تو اب پورانکوں کو مسلمان ہوئے ہوئے کو شدھ کرتے ہوئے کیوں شرم اور ہٹ دھرمی پڑ رہی ہے۔) چوتھا ٹکڑا پانی کو دیا جس سے پانی پر کائی اور پھینا۔ اور بلا یعنی ببلا وغیرہ ہوتا ہے اور پانی کو یہ بردان دیا کہ جس میں پانی کو ڈالدیویں۔ وہ چیز زیادہ ہو جاویگی۔ (کیا عمدہ بردان دیا کیا اچھی تعریف بتلائی عقل کے اندھے کو یہ نہ سوجھا کہ پانی کی علاوہ اور جس چیز کو جس چیز میں ڈالدیتے ہیں۔ وہ کیا نہیں بڑھتی۔ اور مصنف کے قول سے تو عورتیں پہلے رجسولا ہی نہ ہوتی تھیں ایسا سبب آج تک کسی ڈاکٹر وید حکیم کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اجی جناب آتا کہاں سے شریمد بھاگوت پڑھتے تو معلوم ہوتا۔ ایسی بات بجز شریمد بھاگوت کے سمجھ میں آسکتی ہے۔ ناظرین ذرا پنڈت صاحب کی عقل کو دیکھئے۔ کیا کیا اوٹ پٹانگ اس کو سوجھی ہیں۔ اور برہما جی نے کیا

خاک انصاف کیا۔ ہنیں صاحب کرنے کرانیکو کیا تھا۔ یہ تو بھاگوت رچتانی برہماجی سے اپنا بغض نکالا ہے کہ برہماجی نے دیوتاؤن کی سفارش سے اندر کا برہم ہتیا کم کرنے کو برہم ہتیا کے چار ٹکڑے کرکے زمین۔ درخت استری پانی کو دے دیئے۔ بھلا ان ٹکڑون کے تقسیم کرنے سے اندر ہیں تو برہم ہتیا کی کمی ہوگئی۔ ان چار ناکردہ گناہ کو ٹکڑے بانٹ کر کلنکت کر دیا۔ اس سے برہماجی کو بڑا پاپ ہؤا ہوگا۔ اور یہ چارون گپّی بردان بھی جھوٹ ہیں۔ کیونکہ صدہا درخت اس قسم کے ہیں۔ کہ اگر اُن کو کاٹ دیا جاوے۔ تو اون کے جڑ سے پھر درخت نہیں ہوتا۔ بالکل خشک ہوجاتی ہیں۔ اور نہ تمام پانیو پر کائی لگتی ہے۔ کیونکہ چلتے پانی میں کائی نہیں ہوتی جہان پانی کسی چیز سے اٹکتا ہے۔ اوس چیز کو کائی لگجاتی ہے۔ یہ سب گپ ہانکی ہیں +

گنیش جی کی اُدپتّی اور انکی پوجا

اسکند ۸ + ادھیائے ۷ شری مید بھاگوت + پیدائش گنیش جی کی اسطرح پر ہے۔ کہ ایک دن پاربتی جی بیٹھی ہوئی شری مہادیوجی کو پنکھا ہانک رہی تھی اوس سمے اُنکے ایک لڑکا پیدا ہؤا۔ تب شری پاربتی جی اوسکو پریم سے دیکھنے لگیں۔ تب شری مہادیوجی نے کرودھ سے ایک ایسا ترشول اوس لڑکے کے مارا۔ کہ سر اوسکا کٹ کر نہ معلوم کتنی دور جا پڑا۔ یہ درشا دیکھکر شری پاربتی جی نے کہا کہ یہ میرا بیٹا تھا۔ اسکو تم نے کیون مارا۔ اب پھر اُسکو زندہ کرو۔ نہیں تو میں اپنا تن چھوڑ دونگی۔ یہ بات سنکر شری شوجی بولے۔

کہ اس لڑکے کا سر بہت دور چلا گیا - اب نہیں آسکتا - اوتر کی طرف سر کئے ہوئے جو جیو مرا پڑا ہو - اُسکا سر لے آؤ تو میں اوسکو زندہ کر دونگا ڈھونڈھنے پر ایک ہاتھی کا سر اوتر کی طرف کئے ہوئے مرا ہئوا ملا - اسکا سر مہا دیو جی کے گن لے آئے - جیسے اوس بالک کی دھڑ سے وہ سر جوڑ کر مہا دیو جی بولے کہ اُوٹھ بیٹھ - ویسے وہ لڑکا جی کر اوٹھ کھڑا ہئوا - تب شیو جی نے اوسکا نام گنیش جی رکھکر یہ بردان دیا - کہ آج سے تینون لوک میں جس کے یہان کوئی شبھ کارج ہو - وہ پہلے گنیش جی کو پوج کر پیچھے سے دوسرا کام کرے تو کام اوسکا اچھی طرح پورا ہوگا - اوسی دن سے سب لوگ گنیش جی کو پوجتے ہیں +

(ناظرین ذرا غور فرماوین - کیا مہا دیو جی ایسے مغضب شخص تھے - جو بلا قصور اوس لڑکے کو مار ڈالا - ایسے کام تو کوئی جاہل بھی نہین کر سکتا - ایسے کام تو پاگل مخبوط الحواس کیا کرتے ہیں - نہ معلوم اس بھاگوت بچیا کو بزرگان سلف سے کیا عداوت تھی - جو اون کے اوپر ایسے الزام لگائے ہیں + اور پھر اگر سر کاٹ ڈالا تھا - تو ہاتھی کا سر لڑکے کے سر سے جڑ جانا نا ممکن بات ہے - اگر بالفرض مان بھی لیا جاوے - کہ مہا دیو جی نے اپنی شکتی سے جوڑ دیا - تو ایک یوم کے پیدا شدہ بچہ کی دھڑ پر ہاتھی کا سر جوڑ کر سنبھلنا ہی نا ممکن ہے - جسکو کوئی بھی نہیں مان سکتا - جبکہ ہاتھی کے سر میں سے نو زائیدہ بچہ کے دھڑ کے برابر بہت سی دھڑیں بن سکتی ہیں - تو نو زائیدہ بچہ کے دھڑ پر ہاتھی کا سر کس طرح ٹھہرا ہوگا - کیا کوئی صاحب عقل اس ڈھکوسلے کو تسلیم کر سکتا ہے - ہرگز نہیں - یہ ہی

(شریمد بھاگوت درپن مکت دہندہ کتھا کی کچھ چوتھہ +)

سم الفار یعنی سنکھیا اور بچھناگ کی اتپتی

اسکندھ ۸ + ادھیائی ۷ + شریمد بھاگوت + شیام سندر کی آگیا سے دیوتا اور دئیت لوگون نے پہلے گنیش جی کی پوجا کی ۔ اور پھر نارائن کی آگیا سے دیوتوں اور دئیتوں نے باسک ناگ کا سر اور دم پکڑکر سمندر کو دہی کی طرح متھنے لگے ۔ جب سمندر کو متھتے متھتے الیساز ہر ہلاہل بکھ پھین کی طرح اوٹھا جس سے سب جلنے لگے ۔ تب بنتی کرنے کے سبب مہادیو جی نے اوس پھین یعنی زہر ہلاہل کو ایک ہی دفعہ اپنے کنٹھ میں ڈال لیا سو ڈالتے وقت تھوڑا سا بکھ زمین پر گر پڑا ۔ اوس سے سنکھیا اور بچھناگ وغیرہ پیدا ہوکر آج تک سنسار میں موجود ہیں ۔ اور مہادیو جی نے جو زہر کو کنٹھ میں رکھا ۔ اس سبب سے گلا اونکا باہر سے نیلا رہکر نیل کنٹھ نام پرسدھ ہوا ۔ (بھاگوت رچتا نے عجیب و غریب مضامین لکھ رکھے ہیں ۔ واقعی مصنف کی ماہیت ہر ایک فن میں کمال نہیں ۔ نہیں نوال درجہ کی تھی ۔) +

سونا ۔ چاندی ۔ پارہ کی کان کا سبب

اسکندھ ۸ + ادھیائے ۱۲ شریمد بھاگوت + جب مہادیو جی موہنی روپ استری بھگوان کو ننگے دیکھکر کامدیو کے بس ہوکر اسکو گود میں اوٹھاکر رکھیشوروں منیشوروں کے استھانوں پر بھٹکاتے گئے ۔ اور براکھی میئوں کہ

آگے برہنہ استری کو خود برہنہ تن لئے ہوئے خود شرمندہ ہوئے - اور
موہنی روپ استری کو گود میں لینے سے گیان اور دھیرج - انکا چھوٹ کر
بیج یعنی ویریہ گر پڑا جہان جہان شری مہادیوجی کا ویریہ گرا تھا - وہان
سونا - چاندی - پارے کی کان پیدا ہوگئی + (کیا ہی عمدہ سبب بتلایا -
آج تک کسی کو معلوم نہیں ہوا تھا - ہوتا کہان سے - ایسے بیشرم سے
کون تعلیم سیکھتا - جو معلوم ہوتا - نہ معلوم کیوں مہادیوجی کے پیچھے لٹھ
لیکر پڑا ہے - جو سب کلنک انہی کے ذمہ مڑھ دیئے ہیں - کون کہ سکتا
ہے کہ مہادیوجی ایسے بے حیا اور مغلوب الشہوت تھے - تعلیم یافتہ
نیک شخص ہرگز نہیں مان سکتا - البتہ پوپ برہمن تو مان ہی رہے ہیں
کیونکہ اگر وہ نہ مانیں تو ایسا بے وقوف کون بنیگا - اے بھارت ورشیو!
خیال کرو - کہ جب عورتوں کو یہ کتھا سنائی جاتی ہوگی - یا مردوں کو - تو
کس کس کے دل چلائمان منجانب شہوت یا زنا نہیں ہوتے ہونگے
ضرور ہے - کہ سب پوپوں کے مرید پوپ جال میں پھنسے ہوئے یہ
خیال کرتے ہونگے کہ جب مہادیوجی نے بھگوان موہنی روپ استری سے
ہی ایسا نالائق بے حجاب کام کیا تو ہم کو کیا پاپ ہے - ایسی ناپاک
بے حیا تعلیم کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے - بلکہ جس کتاب میں ایسی کتھا لکھی ہو
اوس کے درشن کرنے بھی خراب ہیں - افسوس - بھارت درش میں
جس قدر برے کام مثلاً زنا وغیرہ کو ترقی ہوئی ہے - وہ ان ہی
کتھاؤں کی عنایت ہے پھر بھی ہمارے بھائی پورانک صاحبان
خواب غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں - اور روز بروز نہ

عورتوں کو داغ لگنے کی خبریں انہی کتھاؤں کے طفیل سنتے دیکھتے ہیں مگر چپ شاہ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ کیا مجال جو ذرا بھی چکنے گھڑے پر پانی اثر کر جاوے +)

اور اسکندھ دوئم ادھیاے ۶ شری مد بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ سورج کی روشنی اور چندرمان کی کرن پڑنے سے چاندی۔ سونا۔ تانبا وغیرہ کی کان دنیا میں پیدا ہوتی ہے۔ (اس سے صاف مذکورہ بالا گپ کا کھنڈن ہو جاتا ہے +)

مرد کو حمل یعنی گربھ ٹھہرنا اور لڑکا پیدا ہونا۔

اسکندھ ۹ + ادھیائے ۶ شری مد بھاگوت + جوناشو نام راجہ کے اولاد نہ تھی۔ رکھیشوروں نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے ایک کلسا پانی کا منتر پڑھ کر جگ شالا میں اس اچھیا سے رکھکر سوئے کہ پرات کال (یعنی علی الصبح) یہ پانی رانی کو پلاوینگے۔ مگر رات کو جوناشو راجہ کو پیاس لگی۔ اور اوس نے دھوکے سے وہ پانی پی لیا تب رکھیشور بولے کہ اے راجا تمہارے نصیب اور ہرا اچھیا میں کسی کو بس نہیں۔ تمہارے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جب راجا کا پیٹ گربھ وتی استری کی طرح بڑھنے لگا اور دس مہینے گذرے۔ تب رکھیشوروں نے راجہ کی کُھنی (کوکھ) چیر کر پیٹ میں سے لڑکا نکال لیا۔ اور اوس لڑکے کا نام ماندھاتا رکھا۔ اور راجہ کے پیٹ پر دوا لگا زخم اچھا کر دیا۔ (عورت کے پیٹ سے بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہونا تو عیسائی بتلاتے تھے

جس کی وجہ سے وہ مباحثہ میں زک اُٹھاتے تھے۔ مگر ہمارے پورانک پنڈت بھاگوت رچتا نے خوب لکھا۔ کہ مرد کو گربھ ٹھہر کر لڑکا پیدا ہوا۔ اجی جناب یہ تو گپوں کا بھی گپوڑ سنگھ لکھ دیا۔ شرم چہ کتی ست کہ پیش مردان بیائیہ۔ کیوں صاحب یہ گپ تو شائد سچ ہی ہوگا۔ کیونکہ قانون قدرت سے خفیف سی ہی مخالفت ہے۔ کیونکہ عورتوں کے پیٹ سے تو لڑکے لڑکیاں پیدا ہوتے ہی ہیں۔ مصنف نے مرد کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہونا لکھ دیا۔ تو غضب ہو گیا۔ ناظرین کیا ایسی ایسی کتھا مکت دہندہ ہو سکتی ہے۔ جسکا جواب تمام سنسار سے یہی ملیگا کہ نہیں +)

آدمی کے منہ کی لار سے کرم ناساندی نکلنی

اسکندھ ۹ + آدھیائے ۷ شری مد بھاگوت + (ناظرین ذرا گھبرائیں نہیں میں بہت بہت عمدہ گپ شری مد بھاگوت سے اخذ کر کے سناؤنگا۔) ترشنک راجا جو بششٹھ جی کے بیٹوں کے شاپ دینے سے چنڈال ہو گیا تھا۔ بشوامتر نے جو راجا ترشنک کا گرو تھا۔ ترشنک کو دعا دیکر چنڈال صورت ہی میں سورگ میں بھیجدیا۔ وہاں راجہ اندر نے لات مار کر گرادیا۔ پھر بشوامتر نے دوسرا سورگ بنا کر ترشنک کو وہاں ٹھہرایا۔ سو آج تک ترشنک راجا دوسرے سورگ میں اُلٹا لٹکتا ہے۔ اور اوسکے منہ سے جو لار بہتی ہے۔ اوسی سے کرم ناساندی پیدا ہوئی جس ندی میں پیر ڈالنے سے سب پن آدمی کے جاتے رہتے ہیں۔ اور ترشنک کی چھایا (سایہ) مگدھ دیش پر

پڑتی ہے ۔ اسلئے مگدھ میں مرنے کو برا کہتے ہیں۔ (ناظرین خیال فرماویں کہ ایک آدمی کے منہ کی لار سے ندی چلسکتی ہے ۔ اور آج تک ترشنک سورگ میں الٹا لٹکتا ہے ۔ پور انک صاحبان کو تو دیکھتا بھی ہوگا ۔ اور مگدھ دیش کے آدمیوں کو ترشنک کی چھانولی یعنی سایہ کا نشان زمین پر پڑتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا ۔ مصنف صاحب کے دماغ میں نہ جانے کیا خرابی تھی) ۔

میر عاصی یعنی ڈوم کا نکاس

اسکندھ ۹ + ادھیائے ۷ + شریمد بھاگوت + بشوامتر نے بششٹھ جی کے سو بیٹیوں کو اس قصور پر کہ اونہوں نے ترشنک راجا کو شاپ دیکر چنڈال بنا دیا تھا ۔ شاپ دیکر سو کے سو بیٹوں بششٹھ جی کے ڈوم بنا دیا (ٹھیک صاحب میں مدت سے حیران تھا ۔ کیونکہ ضلع حصار د باگڑ دیش کے علاقہ میں ڈوم کو دادا کہتے ہیں ۔ اور آدر بھی کرتے ہیں ۔ اور برہمن کو بھی دادا کہتے ہیں ۔ اور اوسکی عزت کرتے ہیں ۔ میں عجب کشمکش میں تھا ۔ کہ ڈوم مسلمان کو برہمن پدوی دادا کا خطاب کیوں دیتے ہیں ۔ مگر شریمد بھاگوت بغیر کمان سے پتا لگتا ۔ کہ ڈوم کی قوم اس طرح سے بنی تھی ۔ اغلباً ہوا بھی ایسا ہی ہوگا ۔ کیونکہ ڈوم کو دادا کہنا صاف اس بات کی شہادت دیتا ہے ۔ کہ ڈوم ضرور بششٹ کی اولاد سے ہیں ۔ ڈوموں کی قوم کے نکاس کا اصلی پتہ یہ ہے ۔ مگر برہمن ڈوموں کو نہیں بتلاتے ہیں ۔ کہ تمہارا حسب نسب یہ ہے ۔ اور برہمن تلاویں کیسے یہ تو پھر نصف کے حصہ دار

بن جاویں ۔کیونکہ اگر برہمن ڈوموں کو یہ بتلا دیتے کہ تمہارا ہمارا نسب نامہ ایک ہے ۔ تو ڈوم بھی برہمنوں کی طرح شرادہ وغیرہ موقعوں پر بیٹھ کر خوب نوتہ بھکش کیا کرتے اور برہمنوں کو نقصان دہ ہوتے ۔ مگر اب تو ڈوموں کو یہ کتاب خرید کر واقفیت حاصل کر کے اپنے ججمانوں سے برہمن کے برابر حق ملنے کا اپیل کریں اور ججمانوں کو بھی ضرور شریمد بھاگوت سے تحقیقات کر کے برہمنوں کے برابر نوتہ جمینے کا حق اور کریا کرم کے موقعہ پر بھی حق دلانا چاہیئے ۔ اور ججمانوں کو یہ فائدہ ہوگا ۔ کہ برہمنوں کے نخرے ڈھیلے ہو کر بہت سستے ملنے لگیں ۔ اگر برہمن نہ مانیں تو ڈوموں کو چیف کورٹ میں اپنا اپیل دائر کرنا چاہیئے ۔ ضرور برہمنوں پر ڈگری ہوگی +)

دریائے گنگا کا اصلی منبع و اُتپت

اسکندھ ۹ + آدھیائے ۹ شریمد بھاگوت + مسمی بھیگرتھ ولد دلیپ پسر راجا سگر نے تن میں جا کر پریم سے ہری چرنوں کا دھیان کیا ۔ تب گنگا جی نے خوش ہو کر استری روپ سے بھیگرتھ کو درشن دیا (مصنف کو استری روپ بہت بھاتا تھا ۔ پرمیشور درشن دیں ۔ تب استری روپ میں گنگا درشن دے تب استری روپ میں ۔ سچ ہے بلی کو چھچھڑوں کے خواب ۔ پنڈت جی کو استری استری کی لگنا لگی ہوئی تھی ۔) اور بھگیرتھ کی خواہش کے بموجب کہا ۔ کہ اے راجہ مجھ کو مرت لوگ میں آنے میں دو بات کا سندیھ ہے ۔ ایک تو یہ کہ اکاش سے گرتے وقت زمین میرا بوجھ نہ سہ سکیگی ۔ کوئی ایسا پرتابی اور بلوان ہو جو میرے پانی کا زور اپنے

بدن پر لے سکے + دوسرے یہ کہ پاپی ادہرمی لوگ مجھہ مین اشنان کرنی سے مُکت پاکر بیکنٹھہ کو جاوینگے - اور اُون کے پاپ کا بوجھہ مجھہ میں رہیگا - جو تم ان دونوں باتون کا اوپاے کرو - تو میں آسکتی ہوں - تب بھگیرتھ نے مہادیو سے بنے کیا - کہ آپ گنگا کا بوجھہ بدن پر لیں - مہادیوجی نے خوش ہوکر منظور کیا - تب شری گنگاجی کا پانی اکاش سے گرا اور شری مہادیوجی نے اپنے سر پر لیا - کچھہ دنوں تک شری گنگاجی شری مہادیو کی جٹامیں گھومتی رہی - پرتھوی پر نہیں گری - پھر بھگیرتھ کے بنے کرنے سے مہادیوجی نے اپنی جٹا نچوڑکر شری گنگا جی کو باہر نکالا - اور جہاں بھگیرتھ کے دیوتا مرے ہوے راکھ کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے - وہاں رتھ پر بیٹھکر شری گنگاجی کو راستہ دکھلاتے آگے آگے ہوکرلے آئے - (جناب کیا کہنے تیری گپ کے - ناظرین ذرا مصنف شریمد بھاگوت کو شاباش نہیں نہیں لعنت تو دیدو - جس گنگا کے بوجھہ کو زمین نہ سمبھار سکی - تو وہ بوجھہ مہادیو کی فولادی سرنے سنبھالا - اور کچھہ دنون تک گنگا کا پانی جٹامیں بھرتا رہا - تو جٹا بھی نہ بھیگی - مہادیو کا سر تھا یا خدا کا طاق تھا - اور مہادیوجی کی جٹا تھی یا شیطان کی آنت تھی - جن میں تمام گنگا کا پانی پڑگیا - تب بھی نچوڑنے سے پانی نیچے گرا - کیا اچھی فلاسفی ہے - اگر آج گنگا نہر ٹوٹ جائے - تو ایک دن میں کئی دیہات غرق ہوجاوین - مگر مہادیو کا سر تھا یا کرہ ارض تھا - جو گنگا کو ہضم کرنا چاہتا تھا - اور سر سخت بھی پنڈت صاحب کے پتھر کی مانند ہوگا - یا سالگرام کی مورتی سے سخت ہوگا

اور گنگا کا اصلی منبع اکاش سمجھو۔ اور یہ بھی درست کیونکہ سب دریاؤں کا قدرتی منبع اکاش ہی ہے۔ اور دوئم مہادیو کے سر کو منبع گنگا ماننا بھی درست ہے۔ اجی جناب کہیں مصنف صاحب نے بھنگ زیادہ پی رکھی ہوگی۔ نشہ میں پہاڑ کو مہادیو کا سر سمجھ کر اور پہاڑوں پر جو لمبا گھاس ہوتا ہے۔ اور نیچے کو لٹکا رہتا ہے۔ جٹا سمجھ کر لکھ دیا تھا ورنہ تھا وہی جواب ہے۔ اور پہاڑ کی اونچائی کو اکاش خیال کر کے اکاش لکھ دیا۔ اور یا پہاڑ پر کسی جلے ہوئے درخت کے کھنڈ کا نقشہ مہادیو کا کالا سر دل میں جمالیا ہوگا۔ اور اسیوقت بھاگوت میں لکھنے کو کسی ششش سے کہدیا ہوگا۔ سو ششش نے لکھ دیا۔ ورنہ سالم العقل شخص تو ہرگز نہیں لکھ سکتا اور جٹا نچوڑنے سے پانی نیچے ٹپکا تو گنگا دریا بہنے کو کیا خاک رکھا تھا۔ یہ سب بھنگ کی مہربانیاں ہیں۔ یا شراب خانہ خراب میں مصنف شریمد بھاگوت مخمور ہوگا +

دوارکا پوری

اسکندھ ۱۰ + ادھیائے ۵۰ + شری مد بھاگوت + شری کرشن جی نے بشوکرما کو کہا۔ کہ تم ایک نگر سمندر کے ٹاپو پر اسیوقت طیار کرو۔ بشوکرما نے فوراً ایک ساعت میں بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے نگر طیار کر کے دوارکا پوری اس کا نام رکھا۔ (ذرا غور فرمادیں۔ کہ بشوکرما نل و نیل کا پتا تھا۔ اور سیت بندر امیشور کا پل بمو قید دھ لنکا مابین ال...

ورام چندر جی وشوکرماں کے بیٹوں نل ونیل نے بنایا تھا۔ اور اوس زمانہ
کو شری کرشن جی کے وقت تک قریباً ۰۰ ۹۴ سال ہو چکے تھے۔
بشوکرمان اسقدر سال کے بعد کہان سے آیا۔ یہ کس طرح سچ مانا جاوی
جبکہ مصنف شری مدبھاگوت خود ہی دوارکاپوری کا طیار ہونا بموقع جنگ
مابین جبراسندھ وبلرام و کرشن جی کے تحریر کرتا ہے۔ جو بالکل غلط ہی
اسقدر عمر نہیں ہو سکتی۔ بہت سی گپوں میں پورانک پنڈت کتھا سناتی
ہوئے کہا کرتے ہیں۔ کہ فلان رشی نے اٹھاسی ہزار برس تپ کیا تھا۔
مگر ایسی گپ آج تک نہیں دیکھی کیا بلکہ سنی بھی نہیں تھی۔ لاکھوں برس
کا کوئی آدمی ہوا ہو۔ ہاں یہ ہوا ہو گا۔ وشوکرمان بڑے لائق کاری گر
کو کہتے ہیں۔ کسی کاریگر نے بنائی ہو گی +)

ماماں کی لڑکی سے بھانجے کی شادی

اسکندھ ۱۰ + ادھیائے ۶۱ شری مدبھاگوت + کرشن جی کی شادی
رکمنی جی رکم اگرج کی بہن سے ہوئی اور شری کے بیٹے پردمن کی
شادی رکم اگرج رکمنی کے بھائی کی لڑکی مسماۃ رکموتی سے ہوئی +
(جو پردمن کے حقیقی ماماں کی کنیا تھی۔) اور رکم اگرج نے رکمنی سے کہا
کہ تم مت ڈرو۔ بید کی انوسار بھانجے کو کنیا دیتے (نہ معلوم کس وید
میں لکھا ہے۔ کوئی حوالہ وید کا نہیں لکھا۔ لکھتا کہاں سے کہیں ایسا
حوالہ ہوتے تو لکھتے۔ کیا پترے سے لکھ دینا۔ جناب پترہ تو ٹھگنے
کے واسطے مہورت گرہ وغیرہ بتاتا ہے۔ پھر پورانک پنڈت وغیرہ

مسلمانوں پر کیوں اعتراض کیا کرتے ہیں۔ جبکہ شری مید بھاگوت میں لکھا ہے۔ اصلیت تو غالباً یہ ہوگی۔ کہ مصنف کی حیات کے زمانہ میں کسی نے ماماں کی لڑکی کرلی ہوگی۔ یا بواہ ہی کر لیا ہوگا۔ اور جب ذات برادری نے جھگڑا کیا ہوگا۔ تب مصنف شری مد بھاگوت کی مٹھی گرم کر دی ہوگی۔ پنڈت جی نے جھٹ شری مید بھاگوت میں حوالہ بتلا دیا ہوگا۔ اور جھگڑا رفع کر دیا ہوگا +

عام اجازت

ماماں کی لڑکی سے شادی کرنیکی

اسکندھ ۱۰ + ادھیائے ۶۱ + شری مید بھاگوت + انرودھ پردمن کے بیٹے اور شری کرشن کے پوتے کہ جسکی ماتا رکموتی تھی۔ اور انرودھ کا بواہ رکم اگرج کی پوتی سے ہؤا۔ جو رکمنی کے حقیقی بھائی کی پوتی تھی۔ اور انرودھ کے ماماں کی کنیا تھی۔ اور انرودھ کے دادا شری کشن کے سالے رکم اگرج کی پوتی تھی۔ اور عام اجازت دی گئی کہ ناتے داروں اور پورانے سمندھیوں میں بر ملے تو کنیا دیجاوے مفصل دیکھو اسکندھ دہم ادھیائے اکسٹھ شری مد بھاگوت۔ نزدیکی رشتہ داروں کی رشتہ کرنے کی عام اجازت +

لڑکیوں کو ناتے داری میں دینا چاہیئے۔ اس سے اچھا کیا ہے

جو پور اپنے سمبندھیوں کو دیجائے - اور اس حکم وبحث کے بعد سامب سری کرشن کے بیٹے کے ساتھ لچھنا دریودھن کی کنیا کیساتھ بواہ کیا گیا مفصل دیکھو بحوالہ دہم اسکندھ ادھیائے ۶۸)

(افسوس صد افسوس مُکتی کی کتھا اور ایسے ایسے گپ لکھے ہوئے - اور کسی کتاب کے اندر ایسا حکم نہیں ہے - مگر نہ معلوم پورانک صاحبان اس حکم کے بموجب نزدیک رشتہ داریاں کیوں نہیں کرتے شریمد بھاگوت میں تو عام اجازت ہے - پورانک صاحبان ذرا اس شریمد بھاگوت کی حکم کی تعمیل بھی کر دکھاؤ - ورنہ اس پستک کو منسوخ کرو - دراصل مصنف کو کسی خود غرض نے نقد علیہ السلام دیکر راضی کر دیا ہوگا - پنڈت صاحبان نے شریمد بھاگوت میں دھر گھسیٹا - اور حوالہ پیش کر دیا ہوگا +)

بارش برسنے کا سبب اور اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن کی پوجا

اسکندھ ۱۰ + ادھیائے ۲۴ شری مد بھاگوت + شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت برسباسی لوگ برسوین دن کا تک بدی چتردشی کو ۲۶ پرکار کے بیجن بنا کر راجہ اندر کی بدھ پوربک پوجا کیا کرتے تھے - جب وہ دن آیا جسودھا جی بڑی پوترتا سے سب پدارتھ بنا کر رکھتی تھی - شری کرشن جی نے گھر گھر یہ طیاری دیکھکر جسودھا جی سے پوچھا - کہ یہ کیا کرتی ہو - جسودھا جی نے کہا - کہ تم اپنے پتا جی سے پوچھ لو - مجھ کو فرصت نہیں ہے - پھر شری کرشن جی نے نند جی اپنے پتا سے پوچھا - کہ یہ

کیاریت ہو۔ نندجی نے کہا کہ یہ سب ساگری اندر کی پوجا کے واسطے جو سب مگھوں کے راجا ہیں بنائی جاتی ہے۔ ان کے پوجنے سے برسات اچھی ہوکر گھاس اور اناج پیدا ہوتا ہے جس کے پیدا ہونے سے سب جیو سکھ پاتے ہیں۔ تب شری کرشن جی نے کہا۔ کہ اے پتا ہمارے بڑوں نے یہ کیاریت چلائی اور دھرم کی راہ چھوڑ کر گمراہ کیوں چلتے ہو۔ کس واسطے کہ سنسار میں تین طرح کا دھرم کرم ہوتا ہے۔ ایک بید اور شاستر کے موافق دوسرا لوک ریت تیسرا اپنے من سے بید کے موافق کرم کرنے سے پھل اسکا ملتا ہے بھلا تمہیں بتلاؤ کہ اندر کی پوجا کرنے سے کیا ملیگا۔ وہ کسی کو مکت اور بھکت اور رودھی سدھ بردان نہیں دے سکتے اور اندر آپ سو جگ کرکے اندر آسن پاتا ہے تب دیوتا راجا مانتے ہیں۔ اس سے وہ پرمیشور نہیں ہوسکتا۔ جب دیتوں کی لڑائی سے بھاگ کر کہیں چھپتا ہے۔ تب نارائن جی اسکی سہائیتا کرکے پھر اوسکو اندر آسن پر بٹھال دیتے ہیں۔ ایسے نربل کی تم پوجا کیوں کرتے ہو۔ اور اپنا دھرم پہچان کر پرمیشور کی پوجا کیوں نہیں کرتے۔ اندر کا کیا ہوا کچھ نہیں ہوسکتا اور جو لوگ اپنے اگیان سے نارائن جی کو جو اندر آدک سب جگت کے مالک ہیں۔ چھوڑ کر دوسرے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔ اونکو اگیان سمجھنا چاہیئے (دیکھیئے کرشن جی صاف فرماتے ہیں۔ کہ جو پرمیشور کو چھوڑ کر دوسرے دیوتا کی پوجا کرتا ہے۔ اسکو اگیان بے عقل سمجھو پھر نا معلوم پوراݨک صاحبان کیوں دیوی بستی کالی جوالا اندر وغیرہ دیوتاؤں و پتھروں کی پوجا کرتے

ہیں - جب شریمد بھاگوت میں صاف لکھا ہے) کس واسطے کہ دکھ سکھ
نارائن جی کی اچھیا سے ہوتا ہے - بغیر اچھیا نارائن جی کے درخت کا پتا
بھی نہیں ہلسکتا ہے - (تو کیا پاپ بھی پرمیشور ہی کراتا ہے - کیوں اندھے
ہو کر بھیڑیا دہان کی طرح ڈوبے جارہے ہو - کیا سناتن دہرم اسی ہی
بھیڑیا دہان کا نام ہے) اندر بھی اونہیں کی کرپا سے اس پدوی کو
پہونچا ہے - جو جو بات برہما نے سب کے کرم میں لکھدی ہے - وہی
ہوتی ہے - اوس میں تل بھر بھی گھٹ بڑھ نہیں سکتی ہے (تو پاپ
کی سزا ملا کیوں مانتے ہو - اور پیٹ کے واسطے کیوں اوپکار کرتے
ہو - برہما جی نے جو لکھ دیا - وہ تو دیوے ہی گا - کوڑھیوں کی طرح اپاہج
ہو کر بیٹھ جاؤ - پتر سے کھول کھولکر لوگوں کو کیوں لوٹتے ہو) سکھ سمپت
اور پدوار آدک اچھیا سامان اپنے کرم دہرم سے ملتا ہے - جب سب
کچھ اچھا برا پرمیشور نے لکھ دیا تو دھرم کرم کہاں رہ گئے - اور دہرم
کرم کرہی کیسے سکتے ہیں - جو کچھ لکھا گیا ہے - وہی ہونا ہے انسان
تو بیقصور ہے - کسی کا مال چورا کر جب پولیس گرفتار کر کے عدالت
مجسٹریٹ میں پیش کرے - تو کہدینا کہ پرمیشور کا یہی حکم تھا - پھر مزے
دیکھنا - کیسی عمدہ دال روٹی مفت میں جیلخانے سے انعام ملیگی)
اور پانی برسنے کا حال اس طرح پر ہے - کہ آٹھ ماہ تک سورج
سے جو پانی زمین کا سوکھتا ہے - وہی پانی چار مہینے برسات میں برستا
ہے - اوس سے اناج پیدا ہوتا ہے - سو اے بابا تم مجھ بالک کا
کہنا مان کر اندر کی پوجا چھوڑکر گوبردھن پہاڑ کی پوجا اور گؤ اور برہمن

اوربن کی پوجا کرو کیونکہ گوبردھن پہاڑ پر گئو وغیرہ چرتی ہیں - ان کی گھی دودھ آدک سے ہم لوگوں کی جیو کا ہوتی ہے - (یہ گوبردھن پہاڑ پوجنے کو شری کرشن جی نے طنز اً بطور طعنہ کہا ہے - اول تو خیال کریں کہ جب شری کرشن جی اندر کی پوجا چھوڑنے کو کہہ رہے ہیں - تو وہ کیا پہاڑ پوجنا درست کہہ سکتے یہ سب رچنا مصنف صاحب کی ہے - اور ساتھ ہی برہمن پوجا بھی لکھدی تاکہ یہ چھاندا بھی مفت ہاتھ سے نہ جائے اگر برہمن سیوا نہ لکھ دیتا تو کیا تکلیف ہوتی تھی -) میٹھا آدک جو بنا ہے اوسکو گوبردھن پہاڑ پر لے چلکر اوسیکی پوجا کرو - اور سب پدارتھ اسے بھوگ لگاکر گئو اور برہمن اور کنگالوں کو کھلادو - تب سے یہ مان کر سب نے اندر کی پوجا چھوڑکر گوبردھن کی پوجا اختیار کی جو ابتک جاری ہے - (دیکھئے شری کرشن صاحب کا منشا صاف ہے - کہ کنگالوں برہمنوں اور گئوؤں کو کھلادو پہاڑ کو بھوگ لگانا پنڈت صاحب نے لکھدیا اور جب اندر کی پوجا کو خراب بتلاتے ہیں - تو پتھر پوجا کیا وہ ہی درست بتلا سکتے ہیں - آپ ہی خیال فرماویں اور جب شری کرشن جی کا منشا ہی - کہ کسی دوسرے کو مت پوجو پھر نہ معلوم پورانک سناتن دھرمی کیوں جگہ جگہ اینٹ - پتھروں - قبروں پر سر پھوڑتے پھرتے ہیں - گوبردھن تو پنڈت صاحب نے پوجوایا اور بارش برسنے کی بابت شری کرشن صاحب فرماتے ہیں - کہ آٹھ مہینے میں سورج جسقدر پانی زمین سے سوکھاتا ہے وہی پانی چار مہینے برسات میں برستا ہے - اگر ذرا بھی سوچیں اور اس عمدہ مضمون پر وچار کریں - تو جھگڑا طے ہو جائے - اندر وغیرہ کے جھگڑوں سے چھوٹ جاؤ - واقعی جو بخارات پانی سے

بذریعہ دھوپ آکاش میں جاتا ہے۔ وہی پانی کی صورت بنکر برستا ہے۔
مگر نہ معلوم پورانک صاحبان کیوں دھوکے میں پڑے الجھ رہے ہیں۔
جو اندر کو بارش کے محکمہ کا پنسالنویس مان رہے ہیں۔ جبکہ شریمدبھاگوت
میں شری کرشن جی صاف فرماتے ہیں۔ کہ سورج کی کرنوں سے جو پانی زمین
سے بخارات بنکر آکاش کو جاتا ہے وہی برستا ہے ❊

گپوں کا گپوڑ سنگھ

اسکندھ ۱۰ + ادھیائے ۲۵ شریمدبھاگوت جب برجباسی اندر کی پوجا چھوڑ
کو بردھن کی پوجا کرنے لگے۔ تب اندر نے ناراض ہوکر برج دیش میں گھڑے
گھڑے یعنی مٹکے کے برابر بوندھیں برسائیں۔ اور شری کرشن مہاراج
نے گوبردھن پہاڑ کو انگلی پر اٹھا لیا۔ اور اسکے نیچے تمام برجباسی کھڑے
ہوکر بچ گئے۔ (کون عقلمند مان سکتا ہے۔ کہ گھڑے کے برابر
بوندیں برسی ہونگی۔ جو ناممکن امر ہے۔ اگر گھڑے کے برابر ژالہ یعنی اولا
پڑا ہی لکھ دیتا۔ تو کچھ ماننے کے لائق ہوجاتا۔ اور پہاڑ کا انگلی پر اٹھا
لینا تو خوب بتلایا۔ اجی جناب بھنگ کے نشہ میں پنڈت صاحب کو الٹ
پلٹ سوجھ گیا۔ یہ گپ حدیث اسلام سے بھی بڑھ کر ہے ❊)

عورت کو بیج دان دینا

اسکندھ ۱۰ + ادھیائے ۱ شری مدبھاگوت + راجا پریکھت نے پوچھا
کہ اسے من کال جمن ملیچھ براہمن کے بیج سے کسطرح پیدا ہوا تھا۔ شکدیو جی

ہوئے کہ ایک دن کوڑ برہمن گرگ منی کے سالے نے ہنسی کی راہ سے
کہا کہ تم نامرد ہو۔ جب یہ بات سنکر جدبنشی لوگ ہنسی کی راہ گرگ رکھیشور
کو ہجڑا کہنے لگے۔ تب اُنھوں نے کرودھ کر کے سب جدبنشیوں کو نیچا دکھلانے
کے واسطے مہادیوجی کا تپ کیا۔ تب شیوجی مہاراج نے خوش ہوکر
اُون سے بردان مانگنے کے واسطے کہا۔ تب گرگ مُن نے ہاتھ جوڑ
کر عرض کیا۔ کہ اے مہاپربھو مُجھ کو ایسا بیٹا دیجئے جس سے سب جدبنشی
ڈر کر بھاگ جاویں۔ تب شری بھولاناتھ نے اونکو ایک پھل دیکر کہا کہ
یہ پھل استری کو کھلا دینے سے ایسا ہی بیٹا ہوگا۔ گرگ منی نے وہ پھل
لیکر اپنے پاس رکھ چھوڑا۔ جب تال جنگھ نام چھتری نے جو کابل کا بڑا
پرتاپی راجا تھا۔ اور سنتان نہ رکھتا تھا۔ لڑکا پیدا ہونے کے واسطے
رکھیشور کی بہت سیوا کی تب رکھیشور مہاراج نے اوس کی استری کو بیچ دان
دیکر وہ پھل کھانے کو دیا۔ اُس نے ہر اچھیا سے اپنی سوتوں کے ڈر سے
جلدی وہ پھل بلا اشنان کئے کھا لیا۔ تب گرگ منی نے کہا۔ کہ تیرا بیٹا
بڑا پرتاپی اور بلوان ہوکر ملیچھوں کا کام کریگا۔ اسی سے کال جمن تال جنگھ
چھتری کا بیٹا ملیچھ ہوگیا تھا۔ (ورا پورانک صاحبان اس پر توجہ دیں۔
کہ شری مدبھاگوت سے صاف نیوگ کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ آپت کال
میں نیوگ جائز ہے پھر نہ معلوم پورانک صاحبان کیوں نیوگ سے بھاگ
رہے ہیں۔ کیا لڑکی کی شادی بنا بر تولید اولاد کے ہی نہیں کرتے اوس
کنیا کی شادی کسی سے کرنے کی وجہ ہی اولاد پیدا کرنا ہے۔ اگر شادی
میں اور نیوگ میں کچھ حقارت سمجھتے ہیں۔ تو جس وقت کنیا کو تمام عالم

دوسرے قبیلہ کے ناواقف طبع کے لڑکے کو بیاہ دیتا ہے۔ وہ بھی ایسا ہی حقارت کا کام خیال کرنا چاہیئے۔ شادی کا مطلب صرف اولاد پیدا کرنے سے ہے۔ نہ کہ بھوگ بلاس کرنے سے بھوگ کرنا صرف اولاد کیواسطے ہی از روئے ویدشاستر جائز ہے۔ لذات نفسانی اور تفریح طبع کے واسطے ہرگز بھوگ کی اجازت نہیں ہے سخت ممانعت ہے +)

مارنا بلرام جی کا دوِبد بندر کو

اسکندھ دہم ادھیائے ۶۷ شریمد بھاگوت + شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت بلدیو جی نے دوِبد بندر کو مارا تھا۔ ہم وہ کتھا سناتے ہیں سنو کہ دوِبد نام بندر سگریو کا منتر کشکندھا پوری میں رہکر دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا۔ جب اوس نے بھوماسر اپنے متر کے مارے جانے کا حال پایا۔ تب اوس کا بدلا لینے کے واسطے بڑے کرودھ سے دوارکا پوری کو چلا۔ اور بلرام جی نے اوس کو مارا۔ (دوِبد بندر منتر سگریو کشکندھا پوری کا رہنے والا۔ خیال کرو سگریو رام چندر جی کے وقت میں تھا۔ اوسیوقت اوسی زمانہ میں اوسکا دوست دوِبد بندر ہوگا۔ بلرام جی کے وقت تک تقریباً ۸۶۴۰۰۰ سال ہوتے ہیں۔ جب رام چندر جی دراون کی لڑائی سے لیکر بلرام جی کے یدھ تک ۸۶۴۰۰۰ سال درمیانی عرصہ ہوچکا تھا۔ تو دوید بندر اسقدر عرصہ کے بعد کہاں سے آیا۔ اس قدر عمر ناممکن ہے۔ بہت سی گپوں میں کتھا

سناتے وقت پورانک برہمن ۸۸۰۰۰ ہزار برس ستتر ہزار برس رشیوں کو تپ کرتا کہدیا کرتے ہیں۔ مگر یہ بے سر و پا گپوڑہ تو گپو انکا بھی قیلہ گاہ لکھدیا۔ کہ دوبد بندر متر سگریو بلرام سے لڑنے آیا تھا۔ اور مارا گیا۔ صاحب عقل اسکو تسلیم نہیں کرسکتا۔ کیونکہ سگریو کشکندھا پوری کا ہنچہ والا رامائن میں بدھ لنکا کے اسمے ہوتا لکھا ہے۔ اور شریمد بھاگوت میں یہ واقعہ کرشن جی اور بلرام جی کیوقت میں دوبد بندر کو بتلاتے ہیں۔ جو سراسر جھوٹ ہے +)

شراب پینا

اسکندھ ۱۰ + ادھیائے ۶۷ شریمد بھاگوت + بلرام جی مدرا (شراب) پیکر تالاب میں جل بہار اور گائن کر رہے تھے۔ اوسوقت دوبد بندر نے آکر شراب کا مٹکا توڑ دیا۔ (بھاگوت رچتا نے شراب پینا بھی لکھدیا۔ سب کلنک شری کرشن بلرام کے نام مڑھ دیئے۔ کیا شراب پینا بھی جائز تھا۔ کیونکہ بھاگوت پرنیتا نے شراب کو اس موقعہ پر برا نہیں لکھا۔ نہ کوئی نوٹ ممانعت کا دیا نہ اس کا کھنڈن کیا۔ کہ یہ برا کام بلرام جی نے کیا تھا۔ بھاگوت پرنیتا شراب کا کھنڈن کیوں کرتا۔ خود بھی اس فعل عذاب میں مبتلا ہوگا۔ میرے عنائت فرما بھارت باسیو جیسی گندہ لچر بے شرمی کی تعلیم اس شریمد بھاگوت میں لکھی ہے۔ بس چپ ہی بھلی۔ اور اس پر نخرہ یہ کہ یہ کتھا مکت دہندہ ہے۔ میرے متر ذرا غور فرمانا۔ تمام جہان مکتی کا شیدا ہے۔ مگر مکتی کا ارتھ

بالکل گپت سپت میں ڈال رکھا ہے۔ اسکا جاننے والا لاکھوں میں ایک نکلیگا۔ ورنہ آج کل تو ایسی دھاچوکڑی مچ رہی ہے۔ کہ پرمیشور بچاوے۔ عیسائی صاحبان بتوسل حضرت یسوع مسیح صاحب مکتی ملنا بتاتے اور مانتے ہیں۔ محمدی صاحبان نماز روزہ یعنی قواعد نشست برخاست و بھوکھ مرنا محمد صاحب کی سفارش۔ توبہ لفظ کا کہنا۔ کلمہ محمدی پڑھنے سے نجات ہونا۔ بتلاتے اور مانتے ہیں۔ پورانک صاحبان اینٹ پتھروں کو سر جھکانا۔ تیرتھ اشنان کرنا۔ مرتک شرادھ کرنا۔ اور کاشی میں مرنا مکتی ہونا مانتے ہیں۔ اور سب سے اعلیٰ ذریعہ بھاگوت کی سپتاہ کا سننا مکتی کیواسطے بتلاتے ہیں۔ بھائیو اگر مرنے کو مکتی جانتے ہو۔ تو سب فضول ہے۔ مرنے کو تو گدھا۔ چیل۔ گدھ۔ کوا۔ سور۔ کتا بھی مرتے ہیں۔ مسیح متر و یہ مکتی کا ارتھ ہرگز نہیں ہے۔ مکتی کا اصلی مطلب یہ ہے۔ کہ تمام دکھوں سے چھوٹ جانا۔ اس کا نام مکتی ہے۔ جس کے حاصلکرنے کا کلیہ طریقہ بجز وید وکت تعلیم ہرگز نہیں ملسکتا۔ ویدوں کو پڑھو اور سنو۔ اور اون پر عمل کرو۔ تب مکتی حاصل ہوگی۔ اور کھٹ شاستروں میں مکتی کے قاعدے اور اصل ارتھ بڑے بڑے دلائل سے ظاہر کیئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سمجھنے سمجھانے کے لئے کامل اوستاد کی ضرورت ہے۔ مترو مکتی حاصل کرنے کے لیئے رشیوں کی عمرین ضائع ہوگئیں۔ اور زیادہ حصہ عمر کا خرچ کیئے بغیر ہرگز مکتی حاصل نہیں ہوسکتی شری مد بھاگوت میں مکتی کا ڈھونڈنا ایسا ہے۔ جیسا کوئی کوہ نور ہیرا

کسی تلاش کے گھر تلاش کرے۔ کیا ملسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ مترو ابھی وقت ہے۔ زندگی ضائع مت کرو۔ اور ویدوکت تعلیم کی شرن لیکر مکتی ملنے کی کوشش کرو۔ مراد حاصل ہوگی۔ ضرور کوشش کرو پرماتما پھل ضرور دینگے +

اوم

شانتی ۔ شانتی ۔ شانتی

آپ کا خادم

کمترین رام کشن ملازم بابو شیوناتھ سب اوورسیر نہر ہانسی

متوطن قصبہ مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ

حال مقیم راج پورہ ضلع حصار

یہ کتاب
مطبع ست دھرم پرچارک و مصنف سے
مل سکتی ہے۔

آریہ مسافر
یہہ ۱۰۰ صفحہ کا ماہوار رسالہ اردو زبان میں ہر ماہ
جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے - اس میں اردو دانوں کیلئے
ویدک دھرم اور دیگر مت متانتروں کی نسبت مفصل عالمانہ بحث
ہوتی ہے سالانہ چندہ مع محصولڈاک صرف تین روپے
درخواستیں بنام
وزیر چند منیجر